INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

قیمت ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۱۱ تا ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/ اپریل ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۱۵

علمائے کرام اور تحفظِ شعائرِ اسلام

حیات آفریں پیغام

امیرِ شریعت

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

شاقضاتِ مرزا

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

بینک سے سودی قرضہ لینا

عبداللہ، کراچی

س:...... مولانا صاحب! میں ایک سرکاری ملازم ہوں، ہمیں حکومت کوئی قرضہ وغیرہ نہیں دیتی اب تقریباً دوسال سے ہماری تنخواہ دفتر کے بجائے بینک سے ملتی ہے، بینک والوں نے ایک اسکیم شروع کی ہے کہ سرکاری ملازمین کو دس یا پندرہ تنخواہیں ایک ساتھ اکٹھی دیتے ہیں، اس کی وصولی بینک والے ماہانہ قسطوں کی شکل میں کرتے ہیں، آخر میں اس پر دس یا گیارہ فیصد منافع یعنی سود بینک لیتا ہے، اس کا لینا جائز ہے یا ناجائز؟ چاہے وہ شخص مجبوری میں لیتا ہو یا کوئی مجبوری نہ ہو، دونوں صورتوں میں رہنمائی فرمائیں۔

ج:...... بینک سے ایسا قرضہ لینا جس پر بینک سود وصول کرتا ہو، ناجائز وحرام ہے اور بلا ضرورت شدیدہ ایسا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

س:...... اگر کوئی شخص اس اسکیم کو لے لے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

ج:...... فوراً اس سے جان چھڑائیے اور اللہ کے سامنے اس جرم عظیم پر خوب خوب توبہ و استغفار کریں اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرلیں تو ان شاء اللہ گناہ معاف ہوجائے گا۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

س:...... مولانا صاحب! میری ایک بیماری ہے، وسوسوں کی، کسی سے ہاتھ ملاتا ہوں تو دل میں خیال آتا ہے کہ میرا ہاتھ ناپاک ہوگیا، وضو بھی اور غسل بھی بہت تکلیف سے کرتا ہوں، ڈرتا بھی ہوں۔ کوئی علاج یا وظیفہ بتادیں؟

ج:...... اس کا علاج تو آسان ہے وہ یہ کہ آج کے بعد آپ یہ تصور کریں کہ چونکہ سعید احمد جلال پوری نے کہا اور لکھا ہے کہ اس سے وضو اور غسل میں کوئی فرق نہیں آتا اور وہ ایک عالم دین ہونے کے ناطے اس کا ذمہ دار ہے، لہٰذا میں اس پر عمل کروں گا اور کسی سے ہاتھ ملانے کے بعد وضو نہیں کروں گا، اس طرح کرنے سے یہ بیماری چھوٹ جائے گی۔

مقدس اوراق کی توہین

وزیر علی ابڑو، کراچی

س:...... میرا ایک دوست ہے جو میرے ساتھ چھٹی کلاس میں پڑھتا تھا، اسی وقت اس کو دوسرے شہر جانا پڑ گیا، تعلیم کے سلسلے میں تو اس کے پاس جو چھٹی کی کتابیں تھیں اس نے تمام کتابوں کو جلادیا، اس کو والدین نے بہت روکا لیکن اس نے کسی کی نہیں مانی اور تمام کتابیں جلادیں، جس میں اہم بات یہ ہے کہ اسلامیات کی کتاب بھی تھی، جب سے اس نے کتابیں جلائیں ہیں، اس کی زندگی اچھی نہیں گزر رہی ہے کوئی نہ کوئی مشکل آتی رہتی ہے، ابھی آپ بتائیں کہ اس کو اپنی اس غلطی کا کس طرح ازالہ کرنا چاہئے؟

ج:...... اگر آپ کے دوست نے ان اسلامی اوراق کی توہین کی نیت سے جلایا ہے تو وہ عنداللہ مجرم و گناہگار ہے، اس کو اس سے توبہ کرنا چاہئے، اگر اس نیت سے جلائے تھے کہ ان کی حفاظت مشکل ہے اور کہیں اس طرح رکھنے سے ان کی بے اکرامی نہ ہو تو اس طرح کرنے پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔

س:...... جب سے اس نے یہ کام کیا اسی دن سے اس کو گھر والے اچھے نہیں لگتے ہیں، جب تک وہ ان سے دور رہتا ہے تو ان کی بہت یاد ستاتی ہے، لیکن جب وہ سامنے آتے ہیں تو اچھے نہیں لگتے، اس کی وجہ ہے؟

ج:...... ممکن ہے یہ والدین کی نافرمانی کا بدلہ ہو، اس لئے توبہ و استغفار کرے اور آئندہ والدین کی جائز اطاعت کا عہد کرلے۔

☆☆..........☆☆

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
عبداللطیف طاہر — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۱۱ تا ۱۷/ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/اپریل ۲۰۰۸ء شمارہ:۱۵

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

علمائے کرام اور تحفظ شعائر اسلام	۳	اداریہ
حیات آفریں پیغام	۹	مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
کیا حدود قرآن وسنت سے ثابت نہیں؟	۱۱	مولانا سعید احمد جلال پوری
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	۱۳	محمد حامد سراج
تناقضات مرزا..........	۱۹	مولانا محمد عثمان منصور پوری
بزمِ اطفال	۲۳	مولانا قاضی احسان احمد
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

علمائے کرام اور تحفظِ شعائرِ اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ہونا تو یہ چاہئے کہ مسلمان حکمران اور ارباب اقتدار جہاں مسلمانوں کی بنیادی ضرورتوں اور ان کے انفرادی و اجتماعی حقوق کا تحفظ کریں، وہاں وہ مسلمانوں کے دینی اور مذہبی جذبات اور شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے بھرپور کردار ادا کریں، اور اس کے لئے وہ کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کریں بلکہ ملک و قوم کو ہر طرح کے حالات سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار اور آمادہ کرتے اور جس طرح وہ ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے لئے فوج، پولیس، رینجرز اور دوسری فورسز کا تعین کرتے ہیں، اس کے لئے ملکی خزانہ کا بیشتر حصہ مختص کرتے ہیں اس کے خرچ میں وہ کسی کے سامنے جواب دہ ہوتے ہیں، اور نہ وہ کسی حساب و کتاب کے پابند ہوتے ہیں، ٹھیک اسی طرح وہ ملک و ملت کی دینی، ملی اور اسلامی سرحدوں کی حفاظت کا بھی انتظام کرتے بلکہ اس سے کہیں زیادہ وہ اس کا اہتمام کرتے کیونکہ دین و مذہب ہی مسلمان ملک اور قوم کی پہچان ہے۔ اس سلسلہ میں غیر مسلم اقوام کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ وہ مذہب بیزار، لبرل اور ملحد ہونے کے باوجود اپنے دین و مذہب کو اپنے تمام مفادات پر ترجیح دیتی ہیں، چنانچہ امریکا، برطانیہ، اٹلی، فرانس، بیلجیئم، جرمنی، ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، آسٹریلیا، افریقہ اور انڈیا وغیرہ اپنے دین و مذہب کے معاملہ میں کسی قسم کے کمپرومائز اور سودے بازی پر آمادہ نہیں ہیں، بلکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں نہ صرف متحد و متفق ہیں بلکہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں، مگر اے کاش! کہ مسلمان ممالک کے نام نہاد مسلمان حکمران اس معاملہ میں نہایت بے حمیت، بے غیرت، بزدل اور دنیا پرست ثابت ہوئے ہیں۔

چنانچہ گزشتہ ایک عرصہ سے اسلام دشمن جس طرح مسلمانوں کی مقدس شخصیات خصوصاً سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص اور آپ کی گستاخی و بے ادبی کی حیاء سوز پالیسی پر اتر آئے ہیں اور قرآن کریم کی توہین و تنقیص پر مبنی پروگرام، کارٹون، فلمیں بنا بنا کر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے سینے چھلنی کر رہے ہیں۔ اس پر عام مسلمانوں کے ساتھ بلکہ ان سے آگے بڑھ کر مسلمان حکمرانوں کا فرض تھا کہ وہ ان بد باطنوں کو منہ توڑ جواب دیتے، ان کو لگام دینے کی بھرپور کوشش کرتے، ان کا سیاسی، معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کرتے اور مسلمانوں کے علاوہ انصاف پسند غیر مسلموں کو بھی اس پر آمادہ کرتے۔ وہ اس کے لئے اقوام متحدہ، او آئی سی، عرب لیگ، اور انسانی حقوق کی دنیا بھر کی تنظیموں کا دروازہ کھٹکھٹاتے اور ان کو ہر ممکن طریقہ پر مجبور کرتے کہ وہ ان دریدہ دہنوں کو پٹا ڈالیں اور ان کو لگام دیں ورنہ مسلمان ان موذیوں کے خلاف راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے لیکن افسوس کہ مسلمان حکمران خود ان کے کاسہ لیس اور ان کے زلہ بردار ہیں اور ان کے اشارہ ابروئے چشم پر ناچ رہے ہیں۔

تاہم، ہم دنیا بھر کے مسلمانوں اور خصوصاً پاکستان کے علماء کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جو کام ان کے حکمرانوں کو کرنا چاہئے تھا وہ انہوں نے کر دکھایا،

چنانچہ پاکستان بھر میں عوامی احتجاج کے علاوہ بحمداللہ مسلم علمائے کرام کی متفقہ قیادت نے اوآئی سی کے نام ایک احتجاجی مراسلہ بھیج کر اپنی ذمہ داری نبھانے کا فریضہ ادا کردیا، چنانچہ روزنامہ جنگ کراچی میں ہے:

’’کراچی (جنگ نیوز) پاکستان کے ممتاز علماء کرام نے اسلامی ملکوں کی تنظیم (او آئی سی) سے مطالبہ کیا ہے کہ گستاخانہ خاکوں اور شرمناک فلم کی نمائش کے خلاف احتجاج پر اکتفا کرنے کے بجائے ان کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں اور مغرب پر زور دیا جائے کہ وہ ایسی گستاخانہ حرکتوں کو قابل سزا جرم قرار دینے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کرے۔ اوآئی سی کے سیکریٹری جنرل کو لکھے گئے خط میں مولانا محمد سرفراز خان صفدر، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی سمیت ۳۵ علمائے کرام نے کہا ہے کہ مقدس شخصیات اور آسمانی کتابوں کی توہین سے آزادی اظہار کا کوئی تعلق نہیں ہے۔‘‘

(روزنامہ جنگ کراچی، ۲۹/مارچ ۲۰۰۸ء)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام نے اوآئی سی کے سیکریٹری جنرل کے نام جو احتجاجی مراسلہ لکھا ہے، اس کا متن بھی درج کردیا جائے، ملاحظہ ہو:

’’جناب ڈاکٹر اکمل الدین احسان اوغلو.............السلام علیکم!

یہ حقیقت جناب سے مخفی نہیں ہے کہ اسلام اور امت مسلمہ کے معاندین نے کس طرح ناپاک جسارت کرکے توہین آمیز کارٹون اور خاکے شائع کرکے مسلمانوں کے جذبات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے، اسلام کے علمبردار جن کے دل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دھڑکتے ہیں، بلاشبہ اس محبت کو اپنے لئے متاع سمجھتے ہیں اور اپنے نبی کی آن پر جان قربان کرنے کو اپنی زندگی کی عظیم سعادت قرار دیتے ہیں۔

اس حقیقت کا بھی آپ کو علم ہے کہ جب یہ خاکے کچھ عرصہ قبل پہلی دفعہ شائع ہوئے تھے تو مشرق ومغرب کے مسلمانوں نے اس بیہودہ حرکت کے خلاف بھرپور احتجاج کیا تھا، اس وقت جناب نے بھی اس ضمن میں موثر اور جرأت مندانہ موقف اپنایا تھا۔ جزاکم اللہ خیراً لیکن بجائے اس کے کہ یہ پست ذہنیت اس وسیع اور بھرپور احتجاج کو دیکھ کر انسانی شرافت کی راہ اپناتی، افسوسناک بات یہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں مزید تیزی آگئی ہے اور اب ڈنمارک کے سترہ اخبارات نے ایک دفعہ پھر شرمناک حرکت کرکے یہ توہین آمیز خاکے دوبارہ شائع کردیئے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ اس کائنات کے سب سے افضل رسول کی شان میں گستاخی اور امت مسلمہ کی دل آزاری کے لئے اپنے ان نفرت انگیز کرتوتوں کو آئندہ بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

قابل فکر بات یہ ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پر اخبارات کا ان خاکوں کو شائع کرنا اور حکومت ڈنمارک کی طرف سے اس کا نوٹس نہ لینا اس کی غمازی کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اتفاقی طور پر یا نادانی اور ناپختگی سے نہیں ہوا بلکہ حالات گواہ ہیں کہ یہ طرز عمل اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ خوفناک سازش کا حصہ ہے۔

دوسری طرف یہ بھی کوئی اتفاقی بات نہیں ہے کہ ہالینڈ کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے بھی عین اس وقت ناپاک جسارت کرکے قرآن کریم پر فلم بناڈالی ہے جس میں آسمانی کتاب کی توہین اور اس کی عظمت کو مجروح کیا گیا ہے، یہ شرمناک طرز عمل بھی خسیس ذہنیت اور قرآن عظیم کے خلاف کھلی دشمنی کی علامت ہے اور باوجود اس کے کہ یہ ہالینڈ کی حکومت نے اس فلم کی نمائش کو روکنے کے لئے نیم دلانہ اقدامات کئے ہیں لیکن فلم ساز کی طرف سے اس فلم کو مستقبل قریب میں نمائش کے لئے پیش کرنے کا اعلان بھی آیا ہے جبکہ ہالینڈ کی حکومت اس حرکت پر موثر قدغن لگانے میں بے بس نظر آتی ہے کہ اس جیسی مجرمانہ حرکت کے خلاف کوئی قانون دستیاب نہیں۔

جس شخص کو اسلام اور مسلمانوں کی تابناک تاریخ کے بارے میں کچھ بھی معلومات ہوں اس پر یہ مخفی نہیں کہ مسلمانوں نے غیر مسلموں کے ساتھ سنجیدہ علمی گفتگو سے کبھی بھی تجاوز نہیں کیا اور اس طرح کا کوئی ایک واقعہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا جس میں مسلمانوں کی

طرف سے کسی مذہب کی مقدس شخصیات کی کردار کشی اور اہانت کی گئی ہو،قرآن کریم شرک کا سخت مخالف ہونے کے باوجود مسلمانوں کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ جن بتوں کی مشرکین پرستش کرتے تھے ان کو گالی دی جائے۔قرآن کریم کا ارشاد ہے:''نہ گالی دو ان کو جس کی یہ لوگ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں۔''

مغرب کے ان لوگوں کا ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ ادیان و مذاہب کے احترام، رواداری اور پُرامن بقائے باہمی کے علمبردار ہیں جبکہ دوسری طرف انہوں نے اسلامی معتقدات کے خلاف برملا تمسخر، اہانت نبی اکرمؐ اور آسمانی کتاب کے خلاف ناپاک اور بے بنیاد افتراء پردازی شروع کررکھی ہے، بلاشبہ ان کے دلوں کی نفرت اس سے کہیں زیادہ ہے جو ان کی زبانوں پر ہے۔(قرآن کریم)

اب وقت آگیا ہے کہ اس تشویشناک صورت حال کے خلاف جرأت مندانہ اور باوقار موقف اختیار کیا جائے کہ یہ جارحانہ طرز عمل جہاں پورے عالم کے مسلمانوں کے جذبات واحساسات کو پامال کررہا ہے، وہاں اس سے عالمی سطح پر امن وسلامتی کو بھی خطرات لاحق ہیں، ہمیں چونکہ اس ضمن میں جناب کی دلچسپی اور فکرمندی کا علم ہے، اس لئے اس غرض کے لئے چند تجاویز پیش خدمت ہیں:

۱:...... یہ نہایت ضروری ہے کہ ''او آئی سی'' ان خاکوں اور امکانی طور پر نشر ہونے والی فلم کے خلاف صرف زبانی طور پر احتجاج ریکارڈ کرانے پر اکتفا نہ کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک اس ناپاک جسارت کے خلاف موثر عملی قدم اٹھائیں اور متعلقہ مغربی ملکوں پر زور دیا جائے کہ وہ اس سلسلے میں اس طرح کی حرکتوں کو قابل سزا جرم قرار دینے کے لئے باقاعدہ قانون بنائیں اور ان شرمناک حرکتوں کا مکمل سدباب کیا جائے اور یہ کہ اظہار رائے اور نقطہ نظر کی آزادی کی آڑ لے کر مہمل اور ناقابل قبول اعذار کو اس طرح کی شرمناک حرکتوں کے لئے وجہ جواز نہ بنایا جائے، اس لئے کہ مقدس شخصیات اور آسمانی کتابوں کی توہین کا آزادی اظہار رائے سے کوئی تعلق نہیں۔ کیا یہ عالمی سطح پر تسلیم شدہ حقیقت نہیں کہ کسی بھی عام آدمی کی ساکھ خراب کرنا ناقابل سزا جرم ہے، جس کے لئے ہر ملک میں قانون نافذ ہے اور اس کو آزادی اظہار رائے کے قانون سے متصادم نہیں سمجھا جاتا، ایسے حالات میں انبیاء اور کتب مقدسہ کے خلاف جارحانہ توہین آمیز اور شرمناک حملوں کو کس طرح جائز کہا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ بہت سے مغربی ملکوں نے یہودی ہولوکاسٹ کے واقعات میں شک وتردد کو جرم قرار دیا ہے جبکہ ہولوکاسٹ پر گفتگو سے نہ کسی کی توہین ہوتی ہے اور نہ کسی کا تمسخر ہوتا ہے۔

۲:...... ہالینڈ کی حکومت سے باقاعدہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ اس شرمناک فلم کو روکنے کے لئے موثر قانونی اور انتظامی اقدامات بروئے کار لائے۔

۳:...... اگر ڈنمارک کی حکومت اب بھی اخبارات کے ان شرمناک اور توہین آمیز خاکوں کو مجرمانہ حرکت قرار نہیں دیتی تو ایسی صورت حال میں ''او آئی سی'' تمام اسلامی ممالک سے اس متعصب ملک کے خلاف تجارتی بائیکاٹ کی موثر اپیل کرے۔

۴:...... ''او آئی سی'' اور اس میں شامل تمام مسلم ممالک کو فوری طور پر ایسی موثر کوشش کرنی چاہئے کہ ''یو این او'' کی سطح پر ایسا عالمی قانون پاس کرایا جائے جس کی رو سے انبیاء اور کتب مقدسہ کی توہین کو سنگین جرم قرار دیا جائے۔

ہمیں امید ہے کہ ان تجاویز کو آپ سنجیدگی سے لیں گے اور مسلمانوں کے خلاف اس جارحانہ توہین آمیز اور شرمناک طرز عمل کی موثر پیش بندی کے لئے ہر مناسب اور موثر قدم اٹھائیں گے۔ والسلام''

اس سب کے باوجود ہالینڈ کے بدباطن گیریٹ ولڈر کی بدنام زمانہ فلم کو ویب سائٹ پر جاری کردیا گیا، چنانچہ ملاحظہ ہو:

''اسلام آباد(اے پی/اے پی پی) حکومت پاکستان نے اسلام مخالف توہین آمیز فلم کی انٹرنیٹ پر ریلیز کے اقدام پر ہالینڈ کے سفیر کو دفتر خارجہ طلب کرکے سخت احتجاج کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق حکومت پاکستان نے ہالینڈ کے سفیر کو جمعہ کو دفتر خارجہ طلب کیا اور

متنازع فلم ریلیز کرنے کے اقدام پر وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سیکریٹری برائے یورپ نے ان سے سخت مذمت کا اظہار کیا۔ ایڈیشنل سیکریٹری نے ہالینڈ کے سفیر کو بتایا کہ توہین آمیز فلم کی نمائش سے دنیا بھر میں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور اس کے نتیجے میں دنیا کے مختلف خطوں میں مخاصمت اور اشتعال کے امکانات موجود ہیں۔ ایڈیشنل سیکریٹری نے بتایا کہ آزادیٔ اظہار کی بنیاد پر مذاہب کی توہین کو کسی بھی صورت میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا اور اس اقدام سے ان کوششوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو مختلف شخصیات اور ممالک دنیا کے مختلف مذاہب، عقائد اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو قریب لانے کے لئے کر رہے ہیں۔ سیکریٹری خارجہ کی ہالینڈ کے سفیر سے اس سے قبل ہونے والی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے ایڈیشنل سیکریٹری نے کہا کہ اس بات کا انحصار ہالینڈ کی حکومت پر ہے کہ وہ اس واقعے کے اثرات کو کم سے کم کرنے کے لئے گیریٹ ولڈر کے خلاف مقدمہ چلانے کے لئے اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہالینڈ کے پینل کوڈ کے آرٹیکل ۱۳۷ کے تحت توہین آمیزی اور نفرت و تعصب پھیلانا ممنوع ہے۔ دریں اثناء ہالینڈ کے سفیر نے انٹرنیٹ پر متنازع فلم کے اجراء کو بدقسمتی اور قابل نفرت اقدام قرار دیا اور کہا کہ ہالینڈ کی حکومت اس کی شدید مذمت کرتی ہے، انہوں نے فلم کے ریلیز ہونے کے بعد ہالینڈ کے وزیر اعظم کے بیان کا حوالہ دیا اور کہا کہ وزیر اعظم کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اس فلم کے اجراء کا مخاصمت اور نفرت پھیلانے کے علاوہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ ہالینڈ کی حکومت فلم کے پیغام کو سختی سے مسترد کرتی ہے جس کا مقصد اسلام کو تشدد سے منسلک کرنا ہے۔ ہالینڈ کے سفیر نے اپنی حکومت کی ان کوششوں کا ذکر بھی کیا جو اس نے مختلف ٹیلی ویژن چینلز پر فلم نشر کرنے سے روکنے کے لئے کئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک فرد کا ذاتی اقدام ہے اور اس کے لئے ہالینڈ کے عوام کو ذمہ دار نہیں ٹھہرانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہالینڈ کی حکومت اس مجرمانہ واقعے کی تحقیقات کرے گی اور گیریٹ ولڈر کو اپنے اقدامات کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔“

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۹/ مارچ ۲۰۰۸ء)

لیکن بہرحال مسلمانوں کے موثر احتجاج اور بیداری کی برکت سے نہ چاہتے ہوئے بھی ان باطنوں نے اس رسوائے زمانہ فلم کو ویب سائٹ سے ہٹا دیا:

”ہیگ (اے پی پی) ہالینڈ کے رکن پارلیمنٹ کی توہین آمیز فلم جاری کرنے والی ویب سائٹ نے اقوام متحدہ اور مسلم ممالک کے احتجاج اور ویب سائٹ کے عملہ کو دھمکی آمیز پیغامات ملنے کے بعد متنازعہ فلم اپنی سائٹ سے ہٹا دی ہے، جبکہ یورپی یونین نے فلم کی اشاعت کو گیریٹ ولڈر کا اظہار رائے کا حق قرار دیا ہے۔ دوسری جانب او آئی سی کا کہنا ہے کہ یہ مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کی اوچھی کوشش ہے۔ تفصیلات کے مطابق ویب سائٹ انتظامیہ کی طرف سے ہفتہ کو جاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ویب سائٹ کے عملہ کو سنگین دھمکیوں کے بعد متنازعہ فلم کو ویب سائٹ سے ہٹانے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں تھا، بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ آزادیٔ اظہار کے لئے افسوسناک دن ہے۔ تاہم ہمیں اپنے عملے کے جان و مال کا تحفظ عزیز ہے۔ دوسری جانب یورپی یونین نے کہا ہے کہ ہم اس فلم سے انکار کرتے ہیں تاہم ڈچ پارلیمانی ممبر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ فلم بنا سکتا ہے اور اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ دریں اثناء او آئی سی کے سیکریٹری جنرل اکمل الدین اوگلو نے اسے مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کی کوشش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس فلم کا مقصد دنیا بھر کے ایک ارب تیس کروڑ مسلمانوں کی توہین کرکے انہیں اشتعال دلانا اور مختلف مذاہب کے درمیان نفرت اور عدم رواداری کو جنم دینا اور عالمی امن کو نقصان پہنچانا ہے۔“ (روزنامہ جنگ کراچی ۳۰/ مارچ ۲۰۰۸ء)

الغرض مسلمانوں کو بددل اور مایوس نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی خاموش بیٹھنا چاہئے بلکہ ان بدباطنوں کے خلاف اپنا احتجاج جاری رکھنا چاہئے اگر مسلمان اسی طرح عزم و ہمت اور جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی ان کے قدم چومے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

درس حدیث

کھانے کے آداب واحکام

کھانے کے درمیان سے کھانا مکروہ ہے

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے، لہٰذا تم لوگ اس کے کناروں سے کھایا کرو اور اس کے درمیان سے نہ کھاؤ۔'' (ترمذی ج:۲، ص:۳)

تشریح:

کھانے کے آداب میں سے ایک ادب یہ ہے کہ برتن کے درمیان سے نہ کھایا جائے، بلکہ کناروں سے کھایا جائے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے۔ برکت کا کھانے کے درمیان نازل ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کا ادراک وحی کے ذریعے ہی ہوسکتا ہے، تاہم چند امور بالکل واضح ہیں:

اول:...... تجربہ شاہد ہے کہ اگر کھانے کی چوٹی (درمیان کا حصہ) کو ختم کردیا جائے تو کھانے کی بے برکتی صاف محسوس ہوتی ہے، جیسے کسی دیوار کی بنیاد اکھاڑ دی گئی ہو۔

دوم:...... کھانے کی چوٹی سے کھانا حرص کی علامت ہے اور جو کھانا حرص کے ساتھ کھایا جائے اس سے کھانے کی لذت بھی ختم ہوجاتی ہے اور وہ صحیح طور پر جزو بدن بھی نہیں بنتا، یہ بھی اس کی بے برکتی کا ایک اثر ہے، مثلاً چار شخص مل کر کھا رہے ہیں اور ان کے سامنے کھانا کم ہے، اب اگر ہر شخص سیر چشمی اور قناعت کے ساتھ کھائے اور کوشش کرے کہ اس کے دوسرے رفقاء سیر ہوجائیں، خواہ وہ بھوکا رہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ چاروں کا پیٹ بھر جائے گا اور کوئی بھی بھوکا نہیں رہے گا۔ یہ تو اس کھانے کی برکت ہوئی، اور اگر ان میں سے ہر شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ جلدی جلدی زیادہ سے زیادہ کھالے، خواہ دوسرے بھوکے رہیں، تو یہ کھانا چند لمحوں میں ختم ہوجائے گا اور کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرے گا۔ یہ ان لوگوں کی حرص کی وجہ سے اس کھانے کی بے برکتی ظاہر ہوئی، یہی مثال اس شخص کی ہے جو اپنی طرف سے کھانے کے بجائے چوٹی سے کھاتا ہے کہ اس سے بھی کھانا بے برکت ہوجاتا ہے۔

سوم:...... ایک کنارے سے کھانا، سلیقے اور قرینے کی بات ہے، اور اس سلیقے سے کھانا کھایا جائے تو جو کھانا بچ رہے گا اس کو ہر شخص رغبت کے ساتھ کھائے گا اور اگر کھانے کی چوٹی ختم کردی جائے تو بچا ہوا کھانا ہر شخص کو جھوٹا کیا ہوا محسوس ہوگا اور نظیف الطبع لوگوں کو اس جھوٹے کھانے کی رغبت نہیں ہوگی، اس کو کوئی شخص کھانا پسند نہیں کرے گا، بالآخر اس کو ضائع کرنا پڑے گا، یہ بھی کھانے کی بے برکتی ہے۔

الغرض اپنی طرف سے کھانا اور کھانے کی چوٹی کو محفوظ رکھنا سلیقے اور ادب کی بات ہے جو کھانے والے کی عقل وتمیز اور سیر چشمی کی علامت ہے اور اپنی طرف کا کھانا چھوڑ کر چوٹی پر ہاتھ ڈالنا اس شخص کی حرص وطمع اور بے سلیقہ ہونے کی علامت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ آدمی جس نفسانی کیفیت کے ساتھ کھانا کھائے، کھانے والے پر وہی اخلاق و کیفیات مرتب ہوتی ہیں، قناعت کے ساتھ کھائے تو قلب میں بلند ہمتی، سیر چشمی اور سلیقہ مندی کے اثرات پیدا ہوں گے، اور حرص کے ساتھ کھایا جائے تو طبعی دنائت اور گھٹیا اخلاق پیدا ہوں گے۔ چنانچہ حکماء کا قول ہے کہ آدمی کے اخلاق کی بلندی وپستی کا پتا دسترخوان پر بیٹھنے سے چلتا ہے اور اس کے کھانے کے انداز سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اندرونی اخلاق و اوصاف کے لحاظ سے یہ شخص کتنا بلند قامت ہے یا کتنا پستہ قد ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام معاملات زندگی میں امت کو مکارم اخلاق کی تعلیم فرماتے ہیں، اس لئے کھانے کے آداب میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق عالیہ کی رہنمائی فرمائی ہے، واللہ اعلم!

فائدہ: اگر برتن میں کھانے والے کئی آدمی ہوں تو ان کو برتن کے اطراف و جوانب سے کھانا چاہئے، یہاں تک کہ کھانے کی چوٹی آخر تک محفوظ رہے اور اگر کھانے والا فرد واحد ہو تو اس کو صرف اپنی طرف سے کھانا چاہئے، چاروں طرف سے نہیں، جتنا حصہ کھانا چاہے کھالے، باقی چھوڑ دے اور جتنا حصہ کھایا ہے، برتن کا اتنا حصہ صاف کردے۔

☆☆..........☆☆

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔'' (ترمذی)

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

حیات آفریں پیغام

دنیا کے تمام حکماء اور بڑے بڑے ذہین لوگ بھی کوئی بات کہتے ہیں کہ یہ ہوگا اور ایسا ہوگا، اس کا نتیجہ یہ نکلے گا تو اس کا پورا سو فیصدی اعتبار نہیں کیا جا سکتا، یہ زندگی کا تجربہ اور تاریخ کا مطالعہ ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ فرمادے کہ اس کا یہ خاصہ ہے، یہ کروگے تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا تو پھر اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی، پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔'' (النجم:۳۹،۴۰)

یہ آیات صرف مسلمانوں ہی کو ہمت کا پیغام نہیں دیتیں بلکہ پوری نوع انسانی کو اور ان سب لوگوں کو جو کوئی صحیح مقصد رکھتے ہیں، کسی مفید دعوت کے علمبردار ہیں، کسی اچھی بات کے لئے جدوجہد کرنا چاہتے ہیں، کسی عظیم مقصد کے لئے وہ کھڑے ہوئے ہیں، ان سب کے لئے ان آیات میں حیات نو کا پیغام ہے، اور خاص طور پر ہماری تعلیم گاہوں کے لئے، اصلاحی مراکز کے لئے اور خصوصاً ان مراکز کے لئے جہاں پر نوجوان ہوں، امت کے اور ملت کے بچے و فرزند ہوں، جن کی اٹھتی ہوئی عمر ہے اور چلتی ہوئی کشتی ہے تو ان کے لئے اس آیت میں پورا دستور العمل اور ایک چراغ راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے لئے اتنا ہی ہے جس کی وہ کوشش کرے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور خاص طریقہ ادائے قرآنی کے ساتھ فرمایا گیا: ''وان سعیہ سوف یریٰ'' (اور اس کی کوشش ایک مرتبہ نظر آکر رہے گی) یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ ''سوف'' کا لفظ استعمال ہوا، جو عام طور پر مستقبل بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جلدی تمہیں نتائج نظر نہ آئیں تو مایوس نہ ہونا ''سوف یریٰ'' وہ نظر آئے گا جو کچھ دنیا میں دیکھ رہے ہیں، سلطنتوں کا قیام، تہذیبوں کا عروج، علوم و فنون کی اشاعت، باکمال لوگوں کا پیدا ہونا، سب انسانی سعی

> ''اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی، پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا''

اور جدوجہد کے ظہور کے نتائج ہیں اور قرآن مجید کی اسی آیت کی تفسیر ہے۔

عزم راسخ ہے نشانِ قیس و شانِ کوہ کن
عشق نے آباد کر ڈالے ہیں دشت و کوہسار

یہ شاعری کی بات نہیں، یہ اصل میں قرآن کریم کی ترجمانی ہے۔

کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا

اس طرح امت کے تشخص کی حفاظت کی ذمہ داری خود ملت کا فرض ہے، قرآن مجید نے صرف ایک فرد کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ ہر فرد اور ہر ملت کے لئے قانون خداوندی یہی ہے:

''اور انسان کو صرف اپنی ہی کمائی ملے گی۔''

انسان کو اپنی زندگی اور زندگی کے بعد کی زندگی میں اتنا ہی حصہ ملتا ہے، جس کی اس نے کوشش کی، اس کے حصے میں اس کی سعی آئے گی اور سعی کے نتائج آئیں گے، وہ چند فیصلے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں طے شدہ ہیں اور وہ قرآنی حقیقتیں اور صداقتیں جو ابدی ہیں، ان میں سے ایک حقیقت یہ ہے:

''انسان کو وہی ملے گا جس کی اس نے کوشش کی۔''

یہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے، وہ جب کہہ رہا ہے کہ کوشش شرط ہے اور انسان کی کوشش ہی کا نتیجہ نکلے گا تو پھر دوسرا انسان کیا کہہ سکتا ہے؟ نہیں ہے انسان کے لئے مگر جس چیز کی اس نے کوشش کی ہے: ''وان سعیہ سوف یریٰ'' اس کی کوشش کا نتیجہ ظاہر ہوگا، اس کی کوشش کا نتیجہ دکھائی دے گا، آنکھوں کو دکھائی

دے گا کہ جو کوشش کی تھی اس کا نتیجہ یہ نکلا، پھر اس کے بعد بڑی بشارت سناتا ہے: "ثم یجزاہ الجزاء الاوفی" "اسم تفضیل کا صیغہ ہے، اتنا آپ جانتے

ہم کوشش کریں گے تو کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا، توقع سے بڑھ کر نکلے گا اور اس کے لئے نہ کسی بڑی جگہ کی ضرورت ہے، نہ کسی بڑی دانش گاہ کی ضرورت ہے، نہ کسی بڑے اونچے خاندان کی ضرورت ہے

ہوں گے، پھر اس کا بدلہ دیا جائے گا، بھرپور بدلہ، زیادہ سے زیادہ بدلہ، ایک تو انسان کی کوشش ضائع نہیں ہوگی، کوشش کا نتیجہ نکلے گا، پھر انسان کی کوشش کا نتیجہ اس کی توقع سے، اس کے استحقاق سے، اس کی محنت کی مقدار سے بھی بڑھ کر ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ بشارت سناتا ہے کہ ایسا ہوگا اور ساری تاریخ بتاتی ہے، علم کی تاریخ بتاتی ہے، دعوت واصلاح کی تاریخ بتاتی ہے، کاموں سے اشتراک کی تاریخ بتاتی ہے، تحقیقات و تصنیفات کی تاریخ بتاتی ہے، اصلاحی کاموں کی تاریخ بتاتی ہے کہ کوشش کا نتیجہ بعض اوقات ہی نہیں بلکہ اکثر اوقات کوشش سے زیادہ نکلا، کوشش کا جو پیمانہ تھا، اس کا جو سائز تھا اس سے بہت بڑھ کر نتیجہ نکلا، وہ نتیجہ کوشش کے سائز سے بہت بڑھا ہوا تھا، اس سے بڑھ کر بشارت کیا ہوسکتی ہے؟ آپ اگر پکڑ لیں اس بات کو اور دل پر لکھ لیں کہ ہم کوشش کریں گے تو کوشش کا نتیجہ ضرور نکلے گا، امید ہے کہ نتیجہ کوشش کی حیثیت سے بڑھ کر نکلے گا، توقع سے بڑھ کر، قیاس سے بڑھ کر نکلے گا اور اس کے لئے نہ کسی بڑی جگہ کی ضرورت ہے، نہ کسی بڑی دانش گاہ کی ضرورت ہے، نہ کسی بڑے اونچے خاندان کی ضرورت ہے، نہ بہت اعلیٰ درجے کے اساتذہ کی ضرورت ہے، نہ بہت وسیع کتب خانے کی ضرورت ہے، اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے، نیت کی ضرورت ہے، سنجیدگی اور دیانت داری کی ضرورت ہے۔

محنت اور حسن نیت و اخلاق، یہ دو چیزیں جمع ہوجائیں تو پھر وہ ضائع نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے، جو عالم الغیب اور قادر مطلق ہے، دیکھئے! ایک تو عالم الغیب ہونا یہ ایک بڑی بات ہے لیکن وہ قادر مطلق بھی ہے، عالم الغیب بھی ہے، مخبر صادق بھی ہے اور رب العالمین بھی ہے، وہ جب فرماتا ہے، اعلان کرتا اور اس کی ذمہ داری لیتا ہے: "وان سعیہ سوف یریٰ" "اور اس کی کوشش کا نتیجہ ظاہر ہوکر رہے گا تو پھر دنیا میں اس کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں رہی، کچھ اس میں اضافہ ہو ہی نہیں سکتا۔

یہ ایک حیات آفریں پیغام ہے، تمام انسانی نسلوں اور تاریخوں کے تمام دوروں کے لئے کہ انسان کی کوشش کا نتیجہ ضرور برآمد ہوگا، اس کے اثرات ونتائج مشاہدے میں آئیں گے:

"ثم یجزاہ الجزاء الاوفی"

ترجمہ: "پھر اس کو اس کوشش کا بھرپور بدلہ ملے گا۔"

چراغ زندگی اور دستور العمل

قرآن مجید کی اس آیت میں پورا پیغام ہے، زندگی کا پورا پیغام اس کے اندر ہے، زندگی اچھی طرح گزارنا چاہئے، زندگی کے لئے کیا سامان پیدا کرنا چاہئے؟ زندگی دینی زندگی ہو، عملی زندگی ہو، دعوتی زندگی ہو، اصلاحی زندگی ہو، ان سب کے لئے ہر طرح تیاری کرنی چاہئے اور اس تیاری کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ اس لئے کہ انسان کی فطرت میں ہے کہ اس کو فائدہ بھی معلوم ہونا چاہئے کون سی کوشش کا کیا فائدہ ہے؟ فلاں دوا کا کیا خاصہ ہے؟ فلاں بیج کا کیا مادہ ہے؟ اور فلاں میدان کا کیا تقاضا ہے؟ یہ انسان کی فطرت ہے، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ذہن میں القاء فرمائی اور دل میں ڈالی جس میں پوری زندگی کا نظام آگیا ہے اور پورا قانون آگیا ہے اور آپ اس آیت کو سمجھ لیں، اس کو اپنا دستور العمل اور اپنا رہنما بنالیں اور اس آیت کی صداقت پر آپ ایمان لے آئیں اور یقین کرلیں اور دل میں اس کو اتارلیں، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمایا ہوا ہے، دنیا کے تمام حکماء اور بڑے بڑے ذہین لوگ بھی کوئی بات کہتے ہیں کہ یہ ہوگا اور ایسا ہوگا، اس کا نتیجہ یہ نکلے گا تو اس کا پورا سو فیصد اعتبار نہیں کیا جاسکتا، یہ زندگی کا تجربہ اور تاریخ کا مطالعہ ہے اور کیسے کیسے فائدے فلاں فلاں چیز کے بتائے گئے تھے، ان میں سے کچھ حاصل نہیں ہوا، پوری تاریخ اس سے بھری ہوئی ہے، لیکن جب اللہ تعالیٰ فرمادے کہ اس کا یہ خاصہ ہے، یہ کروگے تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا تو پھر اس کے خلاف ہو ہی نہیں ہوسکتا، اس لئے اس کو آپ اپنا دستور العمل بنالیں، اس کو اپنا چراغ زندگی بنالیں اور اس کی روشنی میں آپ چلیں۔

انسانی سعی کی جس نتیجہ خیزی اور بارآوری کا اس آیت میں اظہار کیا گیا ہے، وہ ایک حوصلہ افزا اور حیات بخش پیغام ہے۔ اقبالؒ نے انسان کیلئے کہا تھا:

امت کے تشخص کی حفاظت کی ذمہ داری خود ملت کا فرض ہے، قرآن مجید نے صرف ایک فرد کو مخاطب کرکے نہیں فرمایا بلکہ ہر فرد اور ہر ملت کے لئے قانون خداوندی یہی ہے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

☆☆..........☆☆

گزشتہ سے پیوستہ

لہٰذا چیئر مین صاحب کا یہ کہنا سراسر غلط ٹھہرا کہ: ''قرآن مجید میں حدود اللہ کا لفظ ان سزاؤں کے لئے نہیں آیا جن کو عام فقہا حدود تصور کرتے ہیں'' کیونکہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن کریم میں حدود اللہ کا لفظ ایک نہیں، دس بار آیا ہے، اور ہر جگہ قانون الٰہی

کیا حدود قرآن وسنت سے ثابت نہیں؟

اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کی خدمت میں!

کی پابندی و پاسداری کے لئے آیا ہے، اسی لئے فقہا کرام نے ان تمام جرائم کی سزاؤں کو حدود سے تعبیر کیا ہے جن کی سزا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ نے مقرر فرمائی ہے۔ بتلایئے اس پر فقہا کرام لائق تحسین ہیں؟ یا باعث ملامت؟

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرات فقہا کرام نے اس اصطلاح کے اپنانے میں اپنی رائے اور اجتہاد کا سہارا نہیں لیا، بلکہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ کی اتباع کی ہے، چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں ایسے کئی ایک جرائم کی سزاؤں پر ''حد'' کا اطلاق فرمایا ہے۔ ان میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

الف: ''عن ابی بردہ بن نیارؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ۔'' (ترمذی، ج:۱، ص:۱۷۰، بخاری، ج:۲، ص:۱۰۱۲)

ترجمہ: ''حضرت ابو بردہ بن نیارؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے علاوہ کسی جرم کی سزا دس کوڑوں سے زیادہ نہ دی جائے۔''

جناب خالد مسعود صاحب ہی فرمائیں کہ آنحضرت ﷺ جن سزاؤں کو حدود اللہ فرما رہے ہیں، وہ کونسی ہیں؟ اور یہ کہ ان کا تذکرہ قرآن میں ہے یا نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو حدود اللہ کیوں فرمایا؟ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

ب: ''عن وائل بن حجر عن ابیہ قال استکرھت امرأۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھا الحد وأقامہ علی الذی اصابھا۔'' (ترمذی، ج:۱، ص:۱۷۵)

ترجمہ: ''حضرت وائل بن حجر اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک خاتون کی زبردستی عصمت دری کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے حد ساقط کردی تھی اور اس آدمی پر حد ...... جاری فرمائی تھی جس نے زبردستی اس کی عصمت دری کی تھی۔''

ج: ''عن عائشۃ ان قریشا أھمھم المرأۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال أتشفع فی حد من حدود اللہ؟ ثم قام فخطب فقال: یایھا الناس انما ضلوا من قبلکم انھم کانوا اذا سرق الشریف ترکوہ واذا سرق الضعیف فیھم اقاموا علیہ الحدود، ایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطع محمد یدھا۔'' (بخاری، ج:۲، ص:۱۰۰۳)

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومی خاتون، جس نے چوری کی تھی...... اور اس کے خلاف چوری کی حد کا فیصلہ ہوگیا، قریش کو اس سے بہت زیادہ پریشانی ہوئی... انہوں نے سوچا کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حد ساقط کرنے کی سفارش کرے... کہنے لگے اس سلسلہ میں اسامہ

ابن زیدؓ کے علاوہ کوئی بات نہیں کر سکے گا، کیونکہ وہ آپؐ کے محبوب ہیں۔ پس انہوں نے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں بات کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا آپ حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارہ میں سفارش کرتے ہیں؟ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لئے گمراہ ہوئے کہ ان میں سے کوئی عزت دار آدمی چوری کرتا، تو اس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی چھوٹا اور کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹتا۔“

د:...... ”عن ابن عباس ان هلال بن امية قذف امرأته عند النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بشریک بن سحماء، فقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ”البینة او حد فی ظهرک “فقال یارسول اللّٰہ! اذا رای احدنا علی امرأته رجلاً ینطلق یلتمس البینة؟ فجعل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: البینة، والاحد فی ظهرک. فقال هلال: والذی بعثک بالحق انی لصادق فلینزلن اللّٰہ مایبری ظهری من الحد...... الخ۔“

(صحیح بخاری، ج:۲، ص:۲۹۵)

ترجمہ:...... ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہؓ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحما کے ساتھ بدکاری کا الزام لگایا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ لاؤ یا پھر تیری پیٹھ پر حد لگے گی، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کسی غیر مرد کو دیکھے گا تو وہ جا کر گواہ تلاش کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہ لاؤ یا پھر تیری پیٹھ پر حد لگے گی، اس پر حضرت ہلالؓ نے عرض کیا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: بے شک میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور کوئی ایسی وحی نازل فرمادیں گے جو میری پیٹھ کو حد سے بچائے گی۔“

اب موصوف ہی بتلائیں کہ ان کے ارشاد: ”یہ جو سات جرائم ہیں ان کو حدود اللہ کہا جائے، قرآن وسنت میں یہ الفاظ نہیں آئے۔“ کی کیا قدرو قیمت ہے؟ کیا ان کا یہ ”فرمان“ قرآن وسنت کے اور دین وشریعت کے خلاف کھلی بغاوت نہیں؟

پھر یہ بات بھی غور طلب ہے کہ موصوف نے جیسا کہ اپنے انٹرویو میں خود فرمایا ہے کہ: ”حدود کے معانی قرآن میں قانون کے ہیں۔“ اب اگر فقہاء کرام اور محدثین حضرات نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں زنا، چوری، تہمت، شراب نوشی اور نشہ آور اشیاء کے استعمال کی ممانعت اور ان پر سزاؤں کے اجراء کو بھی قانون الٰہی شمار کرتے ہوئے ان کو حدود قرار دے دیا تو اس پر انہیں کیونکر اشکال ہے؟ کیا ہم جناب خالد مسعود صاحب سے یہ پوچھنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ: طلاق، عدت، رجعت، میراث، ظہار، کفارہ ظہار اور روزہ وغیرہ ایسے خالص شخصی اور ذاتی مسائل کی خلاف ورزی اگر حدود اللہ کی خلاف ورزی کہلا سکتی ہے تو زنا، چوری، تہمت اور شراب نوشی وغیرہ ایسے گھناؤنے جرائم، جس سے پورا معاشرہ تہہ و بالا ہو جاتا ہے، ان کی خلاف ورزی حدود اللہ کی خلاف ورزی کیوں نہیں کہلائے گی؟

اگر ان شخصی اور ذاتی مسائل میں مقررہ حدود سے تجاوز کرنے پر حدود اللہ سے تجاوز شمار ہو سکتا ہے تو سوال یہ ہے کہ معاشرہ کو تہہ و بالا کرنے والے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب یا ان کی حد بندی کی خلاف ورزی پر قرآن وحدیث کی طے کردہ سزاؤں کو حدود اللہ کیوں نہیں کہا جاسکتا؟ یا اس پر حدود اللہ کا اطلاق کیونکر نہیں ہوسکتا؟

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ موصوف کی دلی خواہش اور تمنا ہے کہ معاشرہ میں زناکاری، چوری، ڈکیتی، شراب نوشی، تہمت تراشی اور قتل وغارت گری پر کوئی قدغن و پابندی نہیں ہونی چاہئے اور لوگ کھلے عام ان گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کیا کریں، مگر افسوس کہ ان سنگین جرائم کی مقررہ اسلامی سزاؤں....حدود وقصاص.... سے جرائم پیشہ افراد خائف ہیں، اس لئے موصوف ان کے دلوں سے ڈر اور خوف دور کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ” ان جرائم کی سزاؤں کو حدود اللہ نہیں کہنا چاہئے، کیونکہ قرآن وسنت میں ان کو حدود اللہ نہیں کہا گیا، فقہاً کی ایجاد اور ان کی اصطلاح ہے، لہٰذا ان سے ڈرنے کی کوئی ضرورت ہے اور نہ ان کی مخالفت میں زبان کھولنے میں کوئی قباحت، ورنہ اس کا کیا معنی ہے کہ قرآن وسنت میں مذکور ان سزاؤں اور ان پر حدود اللہ کے اطلاق کے باوجود یہ کہنا کہ ”زنا“ ”قذف..، چوری... کی سزاؤں..... کے لئے قرآن کریم میں حدود یا حد کا لفظ نہیں ہے“ یا قرآن وسنت میں یہ الفاظ نہیں آئے۔“

نامناسب نہ ہوگا کہ اس موقع پر ڈاکٹر خالد مسعود صاحب کے اس بیان پر روزنامہ ایکسپریس کے کالم نگار عبداللہ طارق سہیل کا تبصرہ بھی شامل

کر دیا جائے، چنانچہ وہ اپنے کالم ’’وغیرہ وغیرہ‘‘ میں ’’اداسے قضا تک‘‘ کے زیرعنوان لکھتے ہیں:

’’سرکاری درباری (نظر آتی) کونسل کے چیئرمین علامہ کھڑ توس (خالد مسعود) نے انکشاف فرمایا ہے کہ قرآن میں حدود اللہ کا کوئی تصور موجود نہیں۔

وہ جو آیت ہے ’’تلک حدود اللہ......‘‘ اس کے بارے میں علامہ کھڑ توس نے کچھ نہیں بتایا۔ ممکن ہے علماء ان کے اس انکشاف پر ناراضگی ظاہر کریں، حالانکہ انہیں شکر کرنا چاہئے کہ علامہ صاحب کی مشق ستم صرف حدود اللہ پر ہوئی ہے، اگر وہ یہ کہہ دیں کہ قرآن میں تو اللہ کا بھی کوئی تصور نہیں ہے تو ہم آپ ان کا کیا بگاڑ لیں گے، ابھی ان کے اگلے لیکچر کا انتظار فرمایئے، وہ ثابت کریں گے کہ پی سی او کا تصور ان کی سرکار نے قرآن سے ہی تو لیا ہے۔

علامہ کھڑ توس دراصل علامہ ولایوڑ خوشامدی کے شاگرد ’’رشید‘‘ ہیں۔ علامہ خوشامدی کے نزدیک کوئی چیز گناہ ہے ہی نہیں، ہر شے ثواب ہی ثواب ہے اور ’’حق‘‘ امریکا کا دوسرا نام ہے۔ علامہ خوشامدی دراصل دہلی والے مولانا وہی ددن خان (وحیدالدین) کے قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ نہ کوئی روز جزا ہے نہ جنت دوزخ (سب افسانے ہیں) اس کے ساتھ ساتھ وہ ’’پنجابی نبی‘‘ کی تقلید میں بین السطور اپنے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی کر چکے ہیں (دیکھئے ’’الرسالہ‘‘ کے گزشتہ شمارے) چنانچہ علماء سے درخواست ہے کہ وہ ان لوگوں کو نظر انداز کر دیں، ان کا مسئلہ علمی نہیں، نفسیاتی ہے۔‘‘

(روزنامہ ایکسپریس کراچی ۱۲/نومبر ۲۰۰۷ء)

☆☆......☆☆

زنادقہ کا طریق

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

زنادقہ کا ہمیشہ یہی طریق رہا ہے کہ بات صاف نہیں کہتے، یہی طریقہ مرزا اور مرزائیوں کا ہے کہ جب مرزا کا اسلام ثابت کرنا چاہتے ہیں تو قدیم عبارتیں پیش کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں، دیکھو ہمارے عقیدے تو وہی ہیں جو سب مسلمانوں کے ہیں اور جب موقع ملتا ہے تو مرزا قادیانی کے فضائل اور کمالات اور وحی الہامات کے دعوے پیش کر دیتے ہیں اور دھوکا دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی مستقل نبی اور رسول نہ تھے وہ تو ظلی اور بروزی نبی تھے۔ ظلی اور بروزی اور مجازی نبی کی اصطلاح مرزا نے محض اپنی پردہ پوشی کے لئے گھڑی ہے۔ اگر کوئی شخص حکومت کی وفاداری کا اقرار کرے مگر ساتھ ہی ساتھ اپنا نام صدر مملکت رکھ لے اور جو خادم اندرون خانہ خدمت انجام دیتا ہو اس کا نام وزیر داخلہ رکھ لے اور جو خادم بازار سے سودا لاتا ہو، اس کا نام خازن رکھ لے اور باورچی کا نام وزیر خوراک رکھ لے وغیرہ ذالک اور تاویل یہ کرے کہ لغوی معنی کے اعتبار سے اپنے آپ کو صدر مملکت اور اپنے خادم کو وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ کہتا ہوں اور اصطلاحی اور عرفی معنی میری مراد نہیں یا یوں کہے کہ میں تو صدر مملکت کا ظل اور بروز ہوں اور اس کے کمالات کا آئینہ ہوں اور میرے اس نام رکھنے سے حکومت کی مہر نہیں ٹوٹتی تو ظاہر ہے کہ یہ تاویل حکومت کی نظر میں اس کو مجرم اور چالاک اور مکار ہونے سے نہیں بچا سکتی، اسی طرح مرزا قادیانی کی یہ تاویل کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں، کفر اور ارتداد سے نہیں بچا سکتی، مرزا بلاشبہ تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی تھا اور اپنی وحی اور الہام کو قطعی اور یقینی اور کلامِ خداوندی سمجھتا تھا اور اپنے زعم میں اپنے خوارق کا نام معجزات رکھتا تھا اور اپنے منکر اور متردد اور اپنی جماعت سے خارج ہونے والے کو مرتد کا خطاب دیتا تھا جو حقیقی نبوت و رسالت کے لوازم ہیں، مرزا کا اپنے لئے نبوت کے لوازم کا ثابت کرنا یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ مرزا مستقل نبوت و رسالت کا مدعی تھا اور بروزی کی تاویل محض پردہ پوشی کے لئے تھی، مخالفین کے خاموش کرنے کے لئے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی ظاہر کرتا تھا، مرزا قادیانی کا دعویٰ تو یہ ہے کہ فضائل و کمالات اور معجزات میں، میں تمام انبیاء و مرسلین سے بڑھ کر ہوں، حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا نے ظلی اور بروزی کی اصطلاح گھڑی ہے، جس کا کتاب و سنت میں کہیں نام و نشان نہیں۔

امیر شریعت

حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

ایک جوش، ایک ولولہ، ایک امنگ، ایک ترنگ، ایک محبت، ایک عقیدت ایک احترام دل میں لئے لاکھوں لوگ ایک ہی راستے پر چلتے ہوئے ایک جگہ جمع ہو رہے تھے، ان کے دلوں میں تڑپ، آنکھوں میں شوق، روح میں بے چینی تھی، ہر آدمی بے قراری کے عالم میں دوسرے سے پوچھ رہا تھا وہ کب پہنچ رہے ہیں، انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے لمحے ٹھہر گئے ہیں، وقت کو کسی نے زنجیر ڈال دی ہے، لیکن وقت کو کب زنجیریں پہنائی جا سکی ہیں، وقت تو سمندر کی مانند بہتا رہتا ہے، راستے بدلتا رہتا ہے اور اپنی منزل کو رواں دواں رہتا ہے اسے روکنا ناممکن ہے۔

اچانک مجمعے میں ہلچل مچ گئی، بے چینی اور سوا ہوگئی، ہر نگاہ ایک ہی سمت کی مسافر...اور پھر اسٹیج پر ایک وجیہہ، خوبصورت، پُرکشش، کشادہ پیشانی نورانی

شاہ صاحبؒ کی پوری زندگی فرنگی سامراج اور مرزائیت کے خلاف جہاد کرتے گزری، یہ بے نیام تلوار ہمیشہ ان دونوں کے سروں پر چمکتی اور کڑکتی رہی آپ کی نصف سے زیادہ زندگی پس دیوار زنداں گزری مگر ان کے پایۂ استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی

چہرے والے بزرگ نمودار ہوئے، ان کی شخصیت میں بلا کا رعب اور کشش تھی، ان کی نگاہیں جدھر اٹھتیں لوگ عقیدت سے سر جھکا لیتے ان کی زبان سے نکلنے والے کلمات لوگ دلوں میں اتار لیتے، ان کی آواز طوفانوں کو خاموش کرنا اور سمندروں کو بند باندھنا جانتی تھی جیسے ہی وہ نمودار ہوئے ایک گرجدار پر رعب آواز نے فضا میں ارتعاش پیدا کیا اور لوگوں پر سحر طاری ہوگیا، وہ بول رہے تھے اور لاکھوں کے مجمعے میں ایسی خاموشی طاری تھی کہ سوئی گرے تو آواز پیدا ہو، وہ فرمارہے تھے:

''میں نے چالیس برس لوگوں کو قرآن سنایا پہاڑوں کو سناتا تو عجب نہ تھا کہ ان کی سنگینی کے دل چھوٹ جاتے، غاروں سے ہم کلام ہوتا تو وہ جھوم اٹھتے۔ چٹانوں کو جھنجھوڑتا تو چلنے لگتیں، سمندروں سے مخاطب ہوتا تو ہمیشہ کے لئے طوفان بلند ہوجاتے درختوں کو پکارتا تو وہ دوڑنے لگتے، کنکریوں سے کہتا تو لبیک کہہ اٹھتیں، صرصر سے گویا ہوتا تو وہ صبا ہوجاتی، دھرتی کو سناتا تو اس میں بڑے بڑے شگاف پڑ جاتے، جنگل لہرانے لگتے، صحرا سرسبز ہوجاتے، میں نے ان لوگوں کو خطاب کیا جن کی زمینیں بنجر ہوچکی ہیں، جن کے ہاں دل و دماغ کا قحط ہے، جن کے ضمیر عاجز آچکے ہیں، جو برف کی طرح ٹھنڈے ہیں جن کی بستیاں انتہائی خطرناک ہیں، جن کا ٹھہرنا المناک اور جن سے گزر جانا خطرناک ہے، جن کے سب سے بڑے معبود کا نام طاقت ہے۔''

یہ تھے امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ آپ کا سلسلۂ نسب سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بھی آپ کے اجداد میں سے تھے، آپ کے والد بزرگوار کا نام مبارک ضیاء الدین احمد تھا، ان کی شادی سیّد احمد اندرابی کی دختر نیک اختر سیّدہ فاطمہ اندرابی سے ہوئی ۱۸۵۷ء میں فرنگی سامراج کے ہاتھوں دلی کا سہاگ اجڑ گیا لوگ بے گھر ہوئے املاک لوٹ لی گئیں، اسی پُرآشوب دور میں اجڑے ہوئے گھروں میں ایک گھرانہ حضرت خواجہ باقی باللہ کی نواسی کا بھی تھا جو دہلی سے صوبہ بہار کے شہر پٹنہ میں جاکر آباد ہوا، حضرت شاہ صاحبؒ کی عمر ابھی صرف چار سال تھی کہ ان کی والدہ محترمہ انہیں تنہا چھوڑ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔

شاہ صاحبؒ کی پوری زندگی فرنگی سامراج اور مرزائیت کے خلاف جہاد کرتے گزری، یہ بے نیام تلوار ہمیشہ ان دونوں کے سروں پر چمکتی اور کڑکتی رہی آپ کی نصف سے زیادہ زندگی پس دیوار زنداں گزری مگر ان کے پایۂ استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی ان کی پوری زندگی: ''آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی'' کے مصداق گزری۔

فرنگی کے ایوان ان کی للکار سے ہمیشہ لرزتے رہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ صلاحیتیں عطا

فرمائیں تھیں اتنے بہت سے کمالات کا کسی ایک شخص میں جمع ہونا قریباً ناممکن ہوتا ہے مگر شاہ جی کی طبیعت کئی خوبیوں کی حامل تھی، ایک طرف وہ کفر کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے تو وہ دوسری طرف نجی، محفلوں میں ان کی باتوں سے گلوں کی خوشبو آتی تھی۔

انگریز کے خلاف وہ مجلس احرار کے داعی تھے اور آزادیٔ وطن کے بعد وہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر تھے۔ان کی پہلی ٹکر مرزا بشیر الدین محمود سے اس موقع پر ہوئی جب ترک موالات کی تحریک نے سارے ہندوستان کو اپنے گرد جمع کرلیا تھا، انگریز کی غلامی کے خلاف ہر شخص صف آراء تھا۔فرنگی اقتدار کا سورج غروب ہونے کے قریب قریب تھا اسی دوران قادیانی مذہب کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود انگریزوں سے اپنی جنس وفاداری کا بھاؤ بڑھانے کے لئے اور اتحاد میں زہر گھولنے کے لئے آ موجود ہوا۔

۱۹۲۵ء کی بات ہے کہ بندے ماترم ہال امرتسر میں مرزا بشیر ایک اجتماع سے خطاب کررہا تھا۔ امیر شریعت بھی اس جلسے میں موجود تھے دوران تقریر مرزا بشیر نے کسی حدیث کے الفاظ غلط پڑھے، امیر شریعت نے اٹھ کر ٹوکا کہ تم غلط کہہ رہے ہو، مرزا اپنی بات پر اڑا رہا، تکرار بڑھ گئی، مرزائیوں نے پولیس کو طلب کرلیا، اس پر شاہ جیؒ نے عوام سے کہا کہ اس جلسے میں جو مسلمان ہیں وہ باہر آجائیں، چنانچہ مرزائیوں کے علاوہ تمام مسلمان شاہ جی کے کہنے پر باہر آگئے، باہر شاہ جیؒ نے مرزائیوں کے خلاف تقریر کی:

''ختم نبوت کی حفاظت جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس میں رہ کے چوری کرے گا، جی نہیں! چوری کا حوصلہ کرے گا، میں اس کے گریبان کی دھجیاں کردوں گا، میں میاں صلی اللہ علیہ وسلم (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہ جی میاں کہا کرتے تھے) کے سوا کسی کا نہیں، نہ اپنا نہ پرایا۔ میں انہی کا ہوں وہ میرے ہیں جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہو میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور ان پر جوان کا نام تو لیتے ہیں، لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔''

امیر شریعت کی صبحیں، شامیں، دن، رات، ہر ہر لمحہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف تھا، آپ ایک دردمند دل کے مالک تھے، امت مسلمہ کا بگاڑ آپ کو خون کے آنسو رلاتا تھا، جب بھی کوئی فتنہ سر اٹھاتا آپ اس کی سرکوبی کے لئے سربکف ہوکر باہر نکل آتے عوام کو کھرے اور کھوٹے میں تمیز کراتے، ان کے دلوں میں اپنے زور خطابت سے وہ شمع جلاتے جو پھر بجھنے کا نام نہ لیتی۔

۱۹۲۵ء میں والیٔ حجاز سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بزرگان دین کے مزارات سے عمارت (قبے) گرا کر انہیں زمین سے ہموار کردیا، دراصل شریف مکہ کے زوال کے بعد جب نجدیوں نے اس پاک سرزمین پر قدم جمائے تو ترکوں کی دی ہوئی آزادی کے پیش نظر عوام نے بزرگوں کے مزارات کو دینی اور دنیوی ضرورتوں کا حاجت روا جان کر انہیں سجدوں کی آماجگاہ بنالیا تھا، لیکن نئے سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے اپنے عقیدہ کی بنیاد پر ان تمام حرکات کو خلاف دین اور بدعت سمجھ کر مزارات سے قبے گرانے کا حکم دے دیا۔اس کی صدائے بازگشت جب ہندوستان کے ساحل سے ٹکرائی تو مسلمان آپے سے باہر ہوگیا، انگریز نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا ابھی برصغیر میں شدھی، سنگٹھن کے ہنگامے ہنوز جاری تھے کہ برطانوی سیاست دانوں نے مسلمانوں کو مکہ اور مدینہ کی حرمت کا واسطہ دے کر سلطان ابن سعود کے خلاف ابھارا، اس سے پہلے کہ کوئی بہت بڑا طوفان اٹھتا، شاہ جیؒ میدان میں

امیر شریعت کی صبحیں، شامیں، دن، رات، ہر ہر لمحہ اسلام کی خدمت کے لئے وقف تھا، آپ ایک دردمند دل کے مالک تھے، امت مسلمہ کا بگاڑ آپ کو خون کے آنسو رلاتا تھا، جب بھی کوئی فتنہ سر اٹھاتا آپ اس کی سرکوبی کے لئے سربکف ہوکر باہر نکل آتے

اترے، لاکھوں لوگوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اپنا موقف واضح کیا:

''میں حنفی العقیدہ مسلمان ہوں، میرا ایمان ہے کہ نفع و نقصان کی وارث صرف اللہ کی ذات ہے، حالات کا تغیر بھی اسی کے ہاتھ میں ہے اولاد دینا نہ دینا، دے کر چھین لینا، اسی کو زیبا ہے، اگر مدینہ اور مکہ کے مقدس مزارات پر جاکر مسلمان سجدہ کرتا تھا اور ان مزارات سے مرادیں مانگتا تھا یا انہیں حاجت روا خیال کرتا تھا، تو میری رائے ہے کہ سلطان عبدالعزیز نے ان قبوں کو گرا کر ان میں آخری نیند سونے والوں کی روح کو آرام پہنچایا ہے، یہی وہ نیک لوگ تھے جنہوں نے لات و ہبل، اور عزیٰ کی پوجا سے بنی نوع انسان کو منع کرکے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر تکیہ کرنے کا درس دیا تھا، اگر انہی کے مزارات کی پرستش ہونے لگ جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مشن سے یا مقصد سے انحراف کرکے توحید باری تعالیٰ سے بغاوت کرنا ہے۔''

شاہ جیؒ نے اس طرز استدلال سے کروڑوں

لوگوں کو اصل حقیقت سے آگاہ کیا، پنجاب کے پیر عظام نے ان پر وہابی کا فتویٰ لگایا، اس کے علاوہ ان کے خلاف اور فتوے بھی دیئے۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب کا فتویٰ اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ انہی دنوں اسی موضوع پر لاہور میں امیر شریعت خطاب کر رہے تھے کہ کسی نے اٹھ کر سوال کیا:

”اگر آپ کے نزدیک قبر پر قبہ بنانا بدعت ہے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر گنبد خضراء سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟“

مجمع میں ایک ہلچل سی مچ گئی، لوگوں کی پریشانی بڑھ گئی دل کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں، مخالفین کے چہروں پر تو کلیاں کھل اٹھیں، لیکن قدرت نے امیر شریعتؒ کو ذہن رسا عطا کیا تھا۔ سوال پر ذرا سا مسکرائے اور برجستہ فرمایا:

”اگر ان معماروں نے جرأت کرلی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ سے بھی اونچے ہو کر اس پر قبہ تعمیر کیا ہے تو پھر میری رائے ہے کہ گنبد خضراء کے مقابلے میں کوئی گنبد تعمیر نہیں کرنا چاہئے، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔“

شاہ جیؒ کا جواب سن کر مجمع نعروں سے گونج اٹھا۔ ایک بار شاہ جیؒ کو ڈیرہ غازی خان جانے کا اتفاق ہوا، وہاں کے ایک مشہور زمیندار سردار احمد خان پتافی جو اہل دل مسلمان تھے ایک وفد لے کر شاہ جیؒ سے ملنے آئے اور عرض کیا:

”اس علاقہ کی دور افتادہ بستیوں میں رواج پڑ چکا ہے کہ غریب مسلمان اپنی ضرورتوں کے لئے ہندو ساہوکاروں کے پاس معمولی رقم کے عوض اپنی بیٹیاں رہن رکھتا ہے اور قرض مع سود کی واپسی تک لڑکی ہندو ساہوکار کے پاس رہتی ہے اور اکثر ایسا ہوا کہ وہاں اس کے ہاں اولاد بھی ہوئی۔ ڈیرہ غازی خان کے مسلمان نے ۱۸۶۲ء میں فرنگی عدالتوں میں اپنے آپ کو قرآن کریم کی بجائے رواج کا پابند لکھوایا، جس کے باعث انہوں نے اپنی بیٹیوں کو جائیداد سے محروم قرار دیا ہے، جبکہ قرآن مجید سورۃ نساء میں بیٹی کو بھی باپ کی جائیداد کا وارث قرار دیتا ہے، ضلع کے وڈیروں نے اپنی تفریح طبع کے لئے کتے اور سور پال رکھے ہیں، جب یہ لوگ موج میں آتے ہیں تو ان جانوروں کے درمیان لڑائی کا تماشا دیکھتے ہیں، اگر کتا جیت جائے تو اس کا جلوس نکالتے ہیں اور سور کو مار کر اس کے گوشت میں بہترین قسم کے چاول ڈال کر پلاؤ پکا کر کتوں کو کھلاتے ہیں۔“

یہ تمام واقعات سنا کر سردار احمد خان پتافی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دل کے ساتھ زبان اور نظر کی بصیرت عطا کی ہے، اگر آپ نے اس ضلع کی ناگفتہ بہ حالت کی طرف توجہ نہ کی تو عنداللہ آپ مجرم ہوں گے، میری دولت آپ کے اس کام میں پوری طرح معاون ہوگی۔

شاہ جیؒ پر یہ تمام واقعات سن کر رقت طاری ہوگئی، زار و قطار روتے رہے اور وعدہ کیا کہ جب تک زندہ رہوں گا، اس علاقے کے مسلمانوں کی اصلاح میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا، چنانچہ شاہ جی ہر سال جون اور جولائی کے تپتے ہوئے موسم میں جب لوگ فصلوں کی کٹائی سے فارغ ہوچکے ہوتے، وہاں تشریف لے جاتے، پیدل دور دراز بستیوں میں جاتے اور دوپہر کے وقت ان کے ساتھ ان کی زبان میں بات کرتے، خطاب کرتے، دیہاتی غور سے ان کی باتیں سنتے، گھنٹوں تقریر کرنے کے بعد پوچھتے: ”میڈی کائی گل سمجھ گدی آ“ (میری کوئی بات سمجھ میں آئی؟) اگر جلسے سے کوئی ایک دیہاتی بھی کہہ دیتا: ”سائیں، کو“ یعنی کوئی نہیں، تو شاہ جیؒ پھر اس ایک دیہاتی کو سمجھانے کے لئے گھنٹوں اسی طرح خطاب کرتے۔

تیس برس مسلسل ڈیرہ غازی خان کے عوام سے مختلف اوقات میں خطاب کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمینداروں نے کتے اور سور کی پرورش سے توبہ کرلی، اس علاقے کے وڈیروں سے پیسہ لے کر غریب مسلمان لڑکیوں کو ہندو ساہوکاروں کے چنگل سے نجات دلائی، شہری اور دیہاتی مسلمانوں کو مجبور کیا کہ شریعت کی رو سے اپنی جائیداد میں سے لڑکیوں کو بھی حصہ دیں۔

یہ مرد غازی، یہ درویش جولائی ۱۹۴۷ء تک

انتقال پُر ملال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے دیرینہ کارکن و ہمدرد ماسٹر عبدالشکور جمالی کینسر کے مرض میں دو ماہ مبتلا رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا محمد راشد مدنی نے پڑھائی۔ مولانا علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد راشد مدنی، مفتی محمد طاہر مکی حنفی، حفیظ الرحمن رحمانی، حاجی محمد اسلم مغل، حاجی راؤ محمد جمیل، ڈاکٹر محمد خالد آرائیں، قاری وسی بخش لاشاری اور محمد فرقان انصاری سمیت تمام کارکنوں نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کیا۔

لاہور میں رہے، پاکستان بننے کے بعد اگست کے آخری ہفتے میں بچوں سمیت ضلع مظفر گڑھ کے ایک گاؤں خان گڑھ چلے گئے، یہیں ۲۴/ دسمبر ۱۹۴۷ء کو صدر مجلس احرار کے نام امیر شریعت نے حسب ذیل تاریخی خطاب لکھا، جس کی بناء پر مجلس احرار کی آئندہ پالیسی وضع کی گئی، یہ خط ماسٹر تاج الدین انصاری کے نام تھا جو ان دنوں مجلس مرکزیہ کے صدر تھے:

"برادر محترم ماسٹر جی

السلام علیکم

ملتان کی میٹنگ میں حالات کی وجہ سے شریک نہ ہوسکا، اس کے بعد بیماری آہستہ آہستہ بڑھتی گئی اور آخر غالب آگئی، نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت نشست و برخاست بھی آسانی سے نہیں کرسکتا، تفصیل کیا لکھوں کیا گزری؟ پھر محسن اور مہیمن بیمار ہوگئے (امیر شریعتؒ کے صاحبزادے) اور ایک وقت ایسا بھی آگیا کہ ہم محسن سے تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ دھو بیٹھے، خیر اللہ تعالیٰ نے کرم کیا، اب اس کی حالت اچھی ہے، لیکن مہیمن بہت کمزور ہے اور بخار میں

تیس برس مسلسل ڈیرہ غازی خان کے عوام سے مختلف اوقات میں خطاب کیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمینداروں نے کتوں اور سور کی پرورش سے توبہ کرلی۔

مبتلا ہے، رات ننھی سالہ سخت بخار میں تھی۔ یہ ہے میرا مختصر سا حال، اس وقت میں اپنے بچوں کی خدمت کے قابل بھی نہیں اور گھر میں کوئی دوسرا شخص بھی نہیں جو پرسش احوال کرسکے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سہارا نہیں، حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

ملتان میں آپ کے اجلاس کو کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں، چند باتیں لکھ دیتا ہوں، اگر احباب کو پسند ہو تو.... بہتر ہے۔

۱:...... لیگ سے ہماری سیاسی کشمکش ختم ہوچکی ہے اور الیکشن کے ساتھ ہی ختم ہوچکی تھی، اس وقت لیگ قوت حاکمہ ہے۔ مسلمانوں نے اسے بنایا اور قبول کرلیا ہے، پاکستان نہ صرف مسلم لیگ کا بلکہ کانگریس کا بھی تقسیم پنجاب کے اضافے کے ساتھ تسلیم کردہ معاملہ ہے، جس پر "حضور" برطانیہ کی مہر ثبت ہے، اس میں صرف مسلم لیگ کو ہدف ملامت بنانا آئین شرافت سے بعید ہے، اگر اچھا کیا تو کانگریس اور لیگ دونوں نے اگر بُرا کیا تو دونوں نے اب پاکستان بن چکا اور تقسیم پنجاب کو کانگریس نے پیش کرکے مسلمانوں سے پاکستان کی بہت بڑی قیمت ادا کرائی اور کرارہی ہے، ابھی نہ جانے کب تک مسلمانوں کو سود در سود ادا کرنا پڑے گا۔

میری آخری رائے اب یہی ہے کہ ہر مسلمان کو پاکستان کی فلاح و بہبود کی راہیں سوچنی چاہئیں اور اس کے لئے عملی اقدام اٹھانا چاہئے، مجلس احرار کو ہر نیک کام میں حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے اور شرع کے خلاف کام سے اجتناب، اصلاح احوال کے لئے ایک دوسرے سے مل کر "الدین النصیحة" پر عمل ہونا چاہئے، یہ ارشاد ہے حضور علیہ

آپؒ نے وڈیروں سے پیسہ لے کر غریب مسلمان لڑکیوں کو ہندو ساہوکاروں کے چنگل سے نجات دلائی، شہری اور دیہاتی مسلمانوں کو مجبور کیا کہ اپنی جائیداد میں سے لڑکیوں کو بھی حصہ دیں

الصلوٰۃ والسلام کا۔

۲:...... مجلس کا قیام و بقاء بہرحال ایک شرعی امر ہے، تبلیغ اعتقاد صحیحہ اور تنقید رسومات قبیحہ، اعلائے کلمۃ الحق، اعلان و بیان ختم نبوت و اظہار فضائل صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین، مجلس کے فرائض میں سے ہیں، خصوصاً اس دور لادینی میں جنس انسانی کی تمام مشکلات کے لئے شریعت محمدیہ کو بھی بطور حل پیش کرنا ہمارا وہ فریضہ ہے کہ اگر ہمیں دار و رسن تک بھی رسائی ہوجائے تو الحمد للہ! اس لئے مجلس کے قیام و بقا کی بہرحال کوشش ہونی چاہئے، اگر دوستوں کو یہ باتیں معقول و مدلل نظر آئیں تو ان بنیادوں پر آئندہ زندگی کی عمارت استوار کریں ورنہ جیسے ان کی مرضی، اب میں تھک گیا ہوں ورنہ مفصل بھی لکھ سکتا ہے۔

غریب الدیار

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

(جاری ہے)

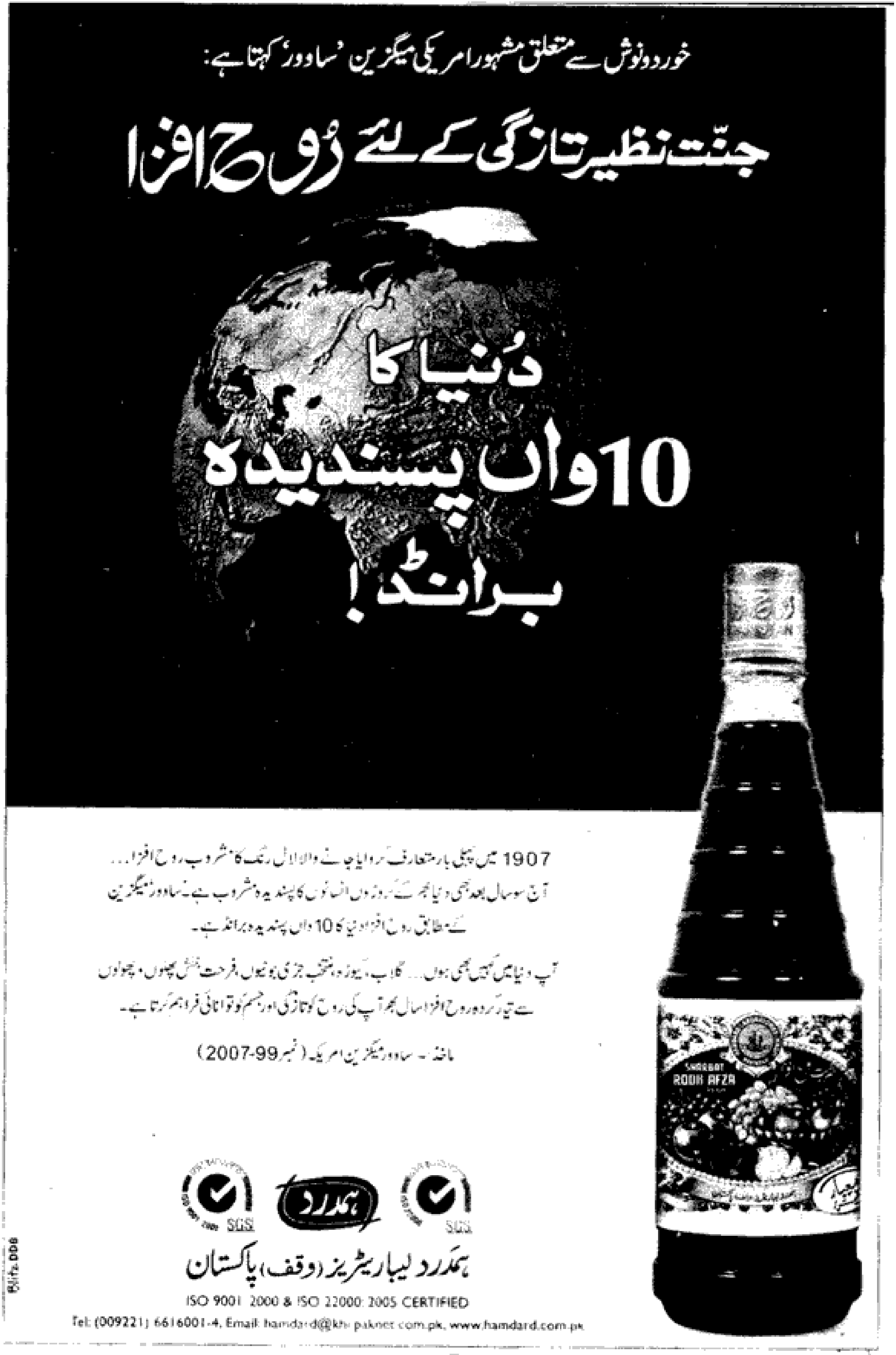
خوردونوش سے متعلق مشہور امریکی میگزین 'ساوور' کہتا ہے:
جنّت نظیر تازگی کے لیے رُوح افزا
دُنیا کا
10واں پسندیدہ
برانڈ!
1907 میں پہلی بار متعارف کروایا جانے والا لال رنگ کا مشروب روح افزا...
آج سو سال بعد بھی دنیا بھر کے کروڑوں انسانوں کا پسندیدہ مشروب ہے۔ساوور میگزین
کے مطابق روح افزا دنیا کا 10واں پسندیدہ برانڈ ہے۔
آپ دنیا میں کہیں بھی ہوں... گلاب، کیوڑہ، منتخب جڑی بوٹیوں، فرحت بخش پھلوں، پھولوں
سے تیار کردہ روح افزا سال بھر آپ کی روح کو تازگی اور جسم کو توانائی فراہم کرتا ہے۔
ماخذ۔ ساوور میگزین امریکہ (نمبر 99-2007)
SHARBAT
ROOH AFZA
ہمدرد
SGS
ہمدرد لیباریٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001 2000 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED
Tel: (009221) 6616001-4, Email hamdard@khi paknet com.pk, www.hamdard.com.pk

دوسری قسط

مولانا محمد عثمان منصور پوری

تناقضاتِ مرزا

محمدی بیگم کے نکاح سے متعلق پیشین گوئی کے اجزاء

(۳) میری اس پیشین گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں:

"(۱) نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا، (۲) نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا، (۳) پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا، (۴) اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مرجانا، (۵) اس وقت تک میں کہ اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا، (۶) پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔"

(آئینہ کمالات اسلام در خزائن ص ۳۲۵ ج ۵)

لیکن مرزا احمد بیگ اور اس کے خاندان والوں نے کسی چیز کا اثر نہیں لیا اور ۷/ اپریل ۱۸۹۲ء میں محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے کر دیا، ان کے گھر میں ایک درجن کے قریب اولاد بھی ہوئی جبکہ مرزا نے لکھا تھا کہ: "اس سے دوسرے شخص کا نکاح کرنا اس لڑکی کے لئے باعث برکت نہ ہوگا" اس لئے سلطان محمد کے گھر میں محمدی بیگم کے بطن سے اولاد میں برکت بھی مرزا کے کذب کی دلیل بن گئی۔

مرزا کو نکاح محمدی بیگم کی آس:

مرزا نے پہلا الہام گول مول اسی مقصد سے گھڑا تھا کہ اگر باکرہ ہونے کی حالت میں محمدی بیگم سے اس کا نکاح نہ ہو سکا تو پیشین گوئی کو صحیح کرنے کی گنجائش باقی رہے گی کہ بیوہ ہو کر پھر میرے یہاں بیوی بن کر آئے گی اس سلسلہ میں اس کا اختراعی عربی الہام یہ ہے:

"(از ترجمہ مرزا) سو خدا ان کے لئے تجھے کفایت کرے گا اور اس عورت کو تیری طرف واپس لائے گا یہ امر ہماری طرف سے ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں۔ بعد واپسی کے ہم نے نکاح کر دیا، تیرے رب کی طرف سے سچ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت ہو خدا کے کلمے بدلا نہیں کرتے۔"

(انجام آتھم در خزائن ص ۶۰، ۶۱ ج ۱۱)

> انسان کے طویل کلام میں عموماً یکسانیت نہیں رہ پاتی، جملوں میں فصاحت و بلاغت کا فرق ہو جاتا ہے مگر قرآن کریم اتنی بڑی کتاب ہونے کے باوجود ہر قسم کے تناقض سے بالکل پاک صاف ہے ایسا کلام پیش کرنا غیر اللہ کے بس میں نہیں ہے۔

جب مرزا کے مخالفین نے اس بات پر فاتحانہ خوشیاں منائیں کہ محمدی بیگم کا نکاح مرزا قادیانی سے نہ ہو کر سلطان محمد سے ہو گیا اور پیشین گوئی کی مدت تاریخ نکاح سے اڑھائی سال میں سلطان محمد کا انتقال نہیں ہوا تو بھی مرزا نے ہمت نہیں ہاری اور لکھا:

(۱) "یاد رکھو! کہ اس پیشین گوئی کی دوسری جز (یعنی سلطان محمد کا مرزا کے سامنے مرنا اور محمدی بیگم کا بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم در خزائن ص ۳۳۸ ج ۱۱)

(۲) "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشین گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے، اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔"

(انجام آتھم در خزائن ص ۳۱ ج ۱۱)

خلاصہ یہ کہ محمدی بیگم کے نکاح سے متعلق پیشین گوئی میں مرزا نے بار بار پینترے بدلے، پہلے تو کہا باکرہ یا بیوہ ہونے کی حالت میں میرا اس سے نکاح ہوگا اور اگر باکرہ ہونے کی حالت میں نکاح کی صورت نہ بنے (واقعہ بھی یہی ہوا) تو کہا کہ سلطان محمد ڈھائی سال کی مدت میں مر جائے گا اور بیوہ ہو کر محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی لیکن جب سلطان محمد مدت مقررہ میں نہیں مرا تو تیسرا پینترا بدلا کہ گو سلطان محمد مقررہ وقت میں نہیں مرا مگر میری زندگی میں ضرور مرے گا، اور اگر وہ میری زندگی میں نہ مرا تو میں بد سے بدتر اور جھوٹا ٹھہروں گا اور جس وقت یہ سب

باتیں پوری ہوجائیں گی تو میرے ان بیوقوف مخالفین کی ناک نہایت صفائی سے کٹ جائے گی، اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے۔

(انتقار از ضمیمہ انجام آتھم در خزائن ص ۳۳۷ ج ۱۱)

کھلا نتیجہ: ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا کا یہ آخری چیتڑا بھی بیکار گیا اور دجال و کذاب مرزا قادیانی ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو راہی ملک عدم ہوگیا جب کہ سلطان محمد زندہ تھا اور محمدی بیگم اس کی بیوی تھی، سلطان محمد کا انتقال مرزا کے مرنے کے چالیس سال بعد یعنی ۱۹۴۸ء میں ہوا اور محمدی بیگم کا انتقال ۱۹۶۶ء میں ہوا بہر حال نہ سلطان محمد مرزا کی زندگی میں مرا اور نہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی اس لئے مرزا قادیانی خود اپنے فتویٰ کی رو سے بد سے بدتر اور جھوٹا ثابت ہوا اور ذلت کے سیاہ داغ ہمیشہ کے لئے اس کے منحوس چہرہ پر پڑ گئے۔

مرزا قادیانی کے متضاد ناقابل تطبیق اقوال ودعاوی

قرآن کریم کی حقانیت وصداقت اور اس کے کلام الٰہی ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ ارشاد فرمائی گئی ہے:

ترجمہ: ''کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس (کے مضامین) میں (بوجہ ان کے کثیر ہونے کے واقعات سے اور حد اعجاز سے) بکثرت تفاوت پاتے۔''

(سورۂ نساء:۸۲، از بیان القرآن)

انسان کے طویل کلام میں عموماً یکسانیت نہیں رہ پاتی، جملوں میں فصاحت وبلاغت کا فرق ہوجاتا ہے کبھی ایک بات دوسری بات کے مخالف ومتناقض ہوجاتی ہے، لیکن قرآن کریم اتنی بڑی کتاب ہونے کے باوجود ہر قسم کے تناقض سے بالکل پاک صاف ہے ایسا کلام پیش کرنا غیر اللہ کے بس میں نہیں ہے۔

مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے کہ وہ مکالمات الٰہیہ سے بکثرت مشرف رہا ہے اور اس کے مزعومہ خداوندی الہامات وغیرہ قطعی ہیں، اس کے لئے ضروری تھا کہ اس کی تصنیفات میں اور اس کی باتوں میں اختلاف وتناقض نہ ہوتا، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کی تصنیفات تناقض وتعارض سے بھری پڑی ہیں اور جس مدعی الہام کے کلام میں تعارض وتخالف ہو اس کے مفتری علی اللہ ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ بطور نمونہ کے اس کے چند تناقضات پیش کئے جاتے ہیں۔

> **مرزا قادیانی کی تصنیفات تناقض و تعارض سے بھری پڑی ہیں اور جس مدعی الہام کے کلام میں تعارض وتخالف ہو اس کے مفتری علی اللہ ہونے کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔**

ایک جگہ اپنے متعلق صرف محدث غیر نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

''اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام، توضیح المرام، ازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں میں محمول نہیں صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں سے بیان کئے گئے ہیں۔ مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں۔ بلکہ صرف محدث مراد ہے جس کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکلم مراد لئے ہیں آپ نے محدثوں کی نسبت فرمایا:

''قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء.'' (حقیقۃ النبوۃ ۹۱،۹۲)

اس عبارت میں مرزا نے صاف صاف اپنے صرف محدث ہونے کا اظہار کیا ہے اور حدیث شریف کے حوالے سے یہ ثابت کیا ہے کہ محدث نبی نہیں ہوا کرتا، لہٰذا میرا دعویٰ بھی نبوت کا نہیں ہے۔

چنانچہ لکھتا ہے:

''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔'' (ازالہ اوہام درخزائن ص ۳۲۰ ج ۳)

دوسری جگہ مرزا نے اپنے صرف محدث ہونے کا انکار کرکے ظلی وبروزی نبوت کا دعویٰ کیا

''ان (بروزی وظلی) معنوں کے رو سے مجھے نبوت و رسالت سے انکار نہیں...... اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے، اگر کہو کہ اس کا نام (صرف) محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۰۹ درخزائن ج ۱۸)

دوسرا نمونہ:

مرزا کہتا ہے کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوجاتا:

''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔''

(تریاق القلوب در روحانی خزائن ص ۴۳۲ ج ۱۵)

پھر حاشیہ پر لکھتا ہے:

"یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔" (حاشیہ تریاق القلوب در روحانی خزائن ص ۴۳۲ ج ۱۵)

پھر دوسری جگہ اپنی دعوت قبول نہ کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا:

"ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔"
(حقیقۃ الوحی در خزائن ص ۱۶۷ جلد: ۲۲)

تیسرا نمونہ:

ایک جگہ مرزا اپنے بارے میں بغیر شریعت کے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے:

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو، پس اسی بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"
(تجلیات الٰہیہ در خزائن ص ۴۱۲ ج ۲۰)

دوسری جگہ اپنے کو صاحب شریعت نبی بتلاتا ہے

"اگر کہو کہ صاحب الشریعۃ افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی، ماسواء اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعۃ ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔" (اربعین ۴ در خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷)

چوتھا نمونہ:

ایک جگہ مسیح علیہ السلام کے نزول کا قائل ہوتا ہے:

> **اگر مرزا بالفرض محال نبی یا ملہم ہوتا تو اس کے دعاوی واقوال میں تعارض و تخالف نہ پایا جاتا۔ ان متعارض اقوال کی بنا پر مرزا قادیانی مراقی بلکہ مفتری علی اللہ اور حسب موقع وضرورت گرگٹ کی طرح رنگ بدلا کرتا تھا۔**

"اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تا کہ اس کو غلبہ دے ہر دین پر۔"
(سورۃ الصف: ۹، ترجمہ: شیخ الہندؒ)

"یہ آیت جسمانی و سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق میں پھیل جائے گا۔" (در خزائن براہین احمدیہ ص ۵۹۳ ج ۱)

دوسری جگہ مسیح کے دوبارہ نزول کا انکار کرنے لگتا ہے:

"قرآن شریف میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔"
(ایام الصلح در خزائن ص ۳۹۲ ج ۱۴)

"مرزا نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ سے ہی (جو اس کی مذہبی و تصنیفی زندگی کے آغاز کا زمانہ ہے) اپنے کو نبی و رسول کہنا شروع کر دیا تھا ساتھ میں یہ بھی کہ انبیاء کو ان کے دعویٰ میں غلطی نہیں ہو سکتی۔"
(اعجاز احمدی ص ۳۱ در خزائن ص ۱۳۵ ج ۱۹)

نیز مرزا کا قول ملہم شخص کے بارے میں یہ ہے:

"اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔"
(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام در خزائن ص ۹۳ ج ۵)

ان اصولوں کی روشنی میں مرزا کے دعویٰ نبوت یا محدثیت کی دھجیاں اڑ جاتی ہیں کیونکہ اگر وہ بفرض محال نبی یا ملہم ہوتا تو اس کے دعاوی و اقوال میں تعارض و تخالف نہ پایا جاتا جس کے رفع کرنے کی کوئی صحیح توجیہ پیش نہیں کی جا سکتی۔

یوں بے سروپا طریقہ پر ان میں تطبیق دینے کی کوشش مرزائیوں کی طرف سے اور خود مرزا کی طرف سے بہت کچھ کی گئی ہے، مگر اہل حق نے ان تمام کوششوں کو ناکام بنا کر ثابت کر دیا ہے کہ ان متعارض اقوال کی بنا پر مرزا قادیانی مراقی بلکہ مفتری علی اللہ اور حسب موقع و ضرورت گرگٹ کی طرح رنگ بدلا کرتا تھا۔

(جاری ہے)

بزم اطفال

شعور ختم نبوت

مولانا قاضی احسان احمد

سوال:...... قادیانی اور مرزائی کن لوگوں کو کہا جاتا ہے؟

جواب:...... جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں ان کو قادیانی اور مرزائی کہا جاتا ہے۔

سوال:...... مرزا قادیانی کہاں پیدا ہوا؟

جواب: ہندستان کے ضلع گورداسپور کی بستی قادیان میں۔

سوال:...... قادیانیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

جواب:...... مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔

سوال:...... ربوہ کا نیا نام کیا ہے؟

جواب:...... چناب نگر۔

سوال:...... مرزائیوں پر پاکستانی آئین کے مطابق کس سن میں اذان دینے، اپنے آپ کو مسلمان کہنے اور اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے پر پابندی لگی؟

جواب:...... ۱۹۸۴ء میں۔

سوال:...... یہ پابندی کس نے لگائی؟

جواب:...... یہ پابندی جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے لگائی۔

سوال:...... مرزا نے کس سن میں نبوت کا دعویٰ کیا؟

جواب:...... ۱۵/نومبر ۱۹۰۱ء میں۔

سوال:...... مرزا قادیانی کو دن میں کتنی مرتبہ پیشاب آتا تھا؟

جواب:...... تقریباً ۱۰۰ مرتبہ۔

سوال:...... مرزا قادیانی کے بہت سے خود ساختہ فرشتے تھے، اس کے سب سے تیز رفتار خود ساختہ فرشتے کا نام بتائیے؟

جواب:...... ٹیچی ٹیچی۔

سوال:...... مرزا قادیانی کی ماں کا نام کیا تھا؟

جواب:...... چراغ بی بی۔

سوال:...... بچپن میں مرزا قادیانی کو کس نام سے پکارا جاتا تھا؟

جواب:...... دسوندھی کے نام سے۔

سوال:...... مرزا قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور عام بیعت لینے لگا تو بتائیے کہ بیعت کی بنیادی اور مرکزی شرط کیا تھی؟

جواب:...... انگریز حکومت کی وفاداری۔

سوال:...... ۱۸۵۷ء میں مسلمانانِ ہند نے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی لڑی، بتائیے مرزا قادیانی کے والد نے اس جنگ میں انگریزوں کی کیا مدد کی؟

جواب:...... بقول مرزا قادیانی ۵۰ گھوڑے مع سواران۔ (روحانی خزائن، ج:۱۳ ص:۳۴۰)

سوال:...... مرزا قادیانی مجموعہ امراض تھا، کیا آپ اسے لاحق پانچ بیماریوں کے نام بتا سکتے ہیں؟

جواب:...... (۱) نامردی، (۲) مراق، (۳) کثرت بول (پیشاب)، (۴) حافظہ کی کمزوری، (۵) ہسٹریا۔

سوال:...... مرزا قادیانی کو دو ڈھیلے اتنے پسند تھے کہ ہر وقت انہیں اپنی جیب میں رکھا کرتا تھا، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ ڈھیلے کیا تھے؟

جواب:...... گڑ اور مٹی کے ڈھیلے۔

سوال:...... درج ذیل شعر کو پڑھئے اور بتائیے کہ یہ کس کا شعر ہے اور کس کی تعریف میں ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

جواب:...... یہ مرزا قادیانی کا شعر ہے، جو اس نے خود اپنے بارے میں کہا ہے۔

سوال:...... بتائیے مرزا قادیانی نے کل کتنے حج کئے اور کب کئے؟

جواب:...... ایک بھی نہیں، کیونکہ مرزا قادیانی مکہ اور مدینہ جانے سے ڈرتا تھا کہ کہیں وہاں کے مسلمان اسے مار نہ دیں۔

سوال:...... مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں لکھا ہے کہ: "قادیان" کی سیر نفلی حج سے زیادہ ثواب کا کام ہے؟

جواب:...... آئینہ کمالات اسلام ص:۳۵۲ پر۔

سوال:...... مرزا قادیانی کا وہ قول بتائیں جس میں اس نے کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی بلکہ کئی ہزار انبیاء آ سکتے ہیں؟

جواب:...... مرزا نے کہا: "یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آ جائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا اظہار بھی کریں۔"

فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

"لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان سے تم کو نفرت دی، ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل و انعام سے راہ راست پر ہیں۔"

(سورۂ حجرات:۷)

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا کہ جس میں لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی،

بزم اطفال

پس کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابیٔ رسولؐ ہے؟ پس وہ جواب دیں گے: جی ہاں! پس ان کو فتح نصیب ہوگی، پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک گروہ لوگوں میں سے جہاد کرے گا پس کہا جائے گا ان کو کہ کیا تم میں کوئی تابعیؒ ہے؟ پس وہ جواب دیں گے: جی ہاں! پس فتح دی جائے گی ان کو۔ پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک گروہ لوگوں میں سے جہاد کرے گا، پس پوچھا جائے گا ان سے کہ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس نے تابعی کی زیارت کی ہو (یعنی تبع تابعی) پس وہ جواب دیں گے کہ موجود ہے، پس فتح دی جائے گی ان کو۔" (مسلم ص:۳۰۸، ج:۲)

"سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو برا بھلا مت کہو، پس تم میں کا ایک آدمی اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی ایک کے ایک صاع یا نصف صاع کے اجر کو نہیں پہنچ سکتا۔"

(متفق علیہ بخاری ص:۵۱۸، ج:۱)

"سرور کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علی اصحابہ واتباعہ الی یوم القیامۃ نے ارشاد فرمایا آگ اس مسلمان کو ہرگز نہ چھوئے گی، جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا (یعنی صحابی اور تابعی کو)۔"

دعا کی برکت

قبیلہ بنی بکر نے ایک اور قبیلہ کے ساتھ مل کر قبیلہ عبدالقیس اور بحرین کے مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا دور خلافت تھا، آپ نے علاء حضرمیؓ کی سربراہی میں ایک لشکر روانہ کیا، راستہ میں ایک مقام پر پانی نہ ملا، جس کی بنا پر لشکر کی حالت دگرگوں ہوگئی۔

حضرت علاء حضرمیؓ نے وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو دعا قبول ہوئی اور اس کی صورت یہ بنی کہ ایک گھوڑے نے حسب عادت زمین پر پاؤں مارا تو وہیں سے پانی کا چشمہ نکل پڑا، تمام لشکر اس سے سیراب ہوا اور اسی بنیاد پر اس چشمہ کا نام ماءالفرس مشہور ہوا۔

"ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب۔"

حضرت علیؓ کا خواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خلافتِ فاروق کے دور میں ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کی، نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم محراب سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے، اتنے میں ایک عورت چھوہاروں کا طبق لئے مسجد میں آئی اور اس نے اس کو حضورؐ کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے اس سے یکے بعد دیگرے دو چھوہارے اپنے دست مبارک سے میرے منہ میں رکھ دیئے، ان کی لذت سے محظوظ ہو ہی رہا تھا کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں وضو کر کے فجر کی نماز کے لئے مسجد میں چلا گیا، حسب معمول حضرت عمرؓ نے نماز فجر پڑھائی اور نماز کے بعد آپ محراب مسجد سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے، ابھی میں اپنا خواب بیان کرنے ہی والا تھا کہ ایک عورت چھوہاروں کا ایک طبق لئے ہوئے مسجد میں آئی اور اسی طرح حضرت عمرؓ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ نے یکے بعد دیگرے دو چھوہارے میرے منہ میں رکھ دیئے جو لذت میں رات ہی کے چھوہاروں کی طرح تھے۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ میں چاہتا تھا کہ ایک دو چھوہارے اور حضرت عمرؓ مجھے عنایت فرماتے کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر رات تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سے زائد دیئے ہوتے تو میں بھی دے دیتا، اس کے بعد آپؓ نے فرمایا: "مومن فراست ایمانی سے دیکھ لیتا ہے۔"

اس کے بعد حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کو رات کا دیکھا ہوا خواب بیان کیا۔

اس پہ اسرار مکان ولامکاں ہیں آشکار
مرد مومن کی بصیرت سے نہاں کچھ بھی نہیں

☆☆..........☆☆

صبح وشام کے پڑھنے کی دعا

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔"

ترجمہ:......"اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ ہر صبح اور شام کو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی، دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ (مشکوٰۃ شریف)

خبروں پر ایک نظر

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کوٹری

حیدرآباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری ضلع جامشورو کے زیراہتمام ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد ختم نبوت غریب آباد کالونی کوٹری میں منعقد ہوئی، جس میں علاقہ کے علماء اور عوام الناس نے کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کانفرنس کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے سنبھال رکھے تھے جبکہ مسلمانوں کی خاطر مدارات کے لئے جماعت کوٹری کے امیر حاجی محمد زمان خان نے اپنی خدمات پیش کی تھیں، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض میرپور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے احسن طریقے سے سرانجام دیئے، بدین ضلع کے مبلغ مولانا محمد یعقوب نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے مکروفریب کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ایک اسلام دشمن گروہ ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور مناظر اسلام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جو کہ ابھی بلوچستان کا دورہ مکمل کرکے حیدرآباد پہنچے تھے اپنے خطاب میں کہا کہ اہل اسلام نے ہمیشہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں، موجودہ دور کے تمام گستاخ رسول سن لیں کہ مسلمان جان تو دے سکتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کرسکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے بعض اضلاع میں کانفرنسیں شروع کردی تھیں۔ ڈنمارک اور دیگر گستاخوں کی طرف سے دوبارہ خاکوں کی اشاعت کے خلاف جماعت نے عوام الناس کو بھرپور احتجاج کی کال دی ہے۔ حیدرآباد کے مایہ ناز مقرر، قاری القرآن قاری کامران احمد اور مولانا محمد عبداللہ سندھی نے بھی خصوصی خطاب میں کیا عوام الناس سے ایک قرارداد کے ذریعے اپیل کی گئی کہ وہ ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے علاقے کے علماء کرام، خطباء عظام اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا الحمدللہ سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس رات ایک بجے اختتام پذیر ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب

نوابشاہ (رپورٹ: عزیز حیدری) ۲۲/مارچ ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن نوابشاہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد فیاض مدنی کی زیرنگرانی ایک اجلاس بلایا گیا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوابشاہ کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا عبدالسلام بروہی نے کی۔ تمام علماء اور خطباء حضرات کے مشورے سے سرپرست مولانا محمد ارشد مدنی، امیر مولانا مفتی محمد یونس، نائب امیر مولانا سراج الدین میمن، جنرل سیکریٹری مولانا عبدالرشید، پریس ترجمان عزیز احمد حیدری، ناظم تبلیغ مولانا محمد امجد مدنی، خازن قاری محمد تصور، ناظم دفتر مولوی جان محمد سولنگی کو آئندہ تین سالوں کے لئے منتخب کیا گیا اور اجلاس میں ۳۰/مارچ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے، جامع کبیر مسجد اسٹیشن روڈ نوابشاہ سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوابشاہ کے زیراہتمام تحفظ ناموس رسالتؐ ریلی کے انعقاد کا اعلان بھی کیا گیا اور اس ریلی میں تمام مسلمانوں کو بھرپور طریقے سے شرکت کی دعوت دی گئی، اس موقع پر مفتی عبدالکریم الغاری، حافظ احمد زکریا، مولانا صفی اللہ کورائی، قاری محمد حنیف عثمانی، مفتی عبدالرؤف قریشی، مولانا محمد انیس، مولانا یٰسین، قاری غلام سرور، جعفر آزاد، قاری عبداللہ بروہی، بابر شاہ، قاری عبداللہ فیض، مولانا محمود الحسن جوگی، طاق بھائی اور کافی تعداد میں علماء کرام خطباء حضرات اور کارکنان بھی موجود تھے۔

متنازعہ فلم اور توہین آمیز خاکوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

گمبٹ (عبداللطیف شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کی طرف سے توہین آمیز خاکوں اور متنازعہ فلم کے خلاف گمبٹ میں ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ ہوا، مظاہرین جمعۃ المبارک کے بعد فاروق اعظم چوک سے احتجاج کرتے ہوئے پریس کلب پہنچے وہاں مقررین نے خطاب کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی، مولانا فیاض مدنی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیرپور میرس نے کی۔ مولانا نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ حکمران قوم کے جذبات کی صحیح وسچی ترجمانی کریں اور قوم کے مزاج اور دینی غیرت کے خلاف ہرگز کوئی فیصلہ نہ کریں۔ انہوں نے

کہا کہ سابقہ حکمرانوں کو توہین رسالت پر خاموشی اور نام نہاد حقوق نسواں ایکٹ لے ڈوبے، انہوں نے کہا کہ ہالینڈ اور ڈنمارک کے سفارتکاروں کی دفتر خارجہ طلبی سے کام نہیں چلے گا، ان سفیروں کے پاکستان سے بے دخل ہونے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے، انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ ہر سطح پر ہالینڈ اور ڈنمارک کا بائیکاٹ کرے گی، دیگر مقررین میں جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا رمضان پھلپوٹو، مولانا نعمت اللہ شیخ، مولانا حبیب اللہ شیخ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابقہ خازن ڈاکٹر عبدالرحمن نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں ٹیلی نار کی سموں کو جلادیا گیا۔

گستاخ ممالک کا بائیکاٹ اور ان کے سفیروں کو ملک بدر کیا جائے

کوٹری (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری کے زیر اہتمام ڈنمارک کے اخبارات میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکوں کے خلاف ایک بھرپور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا، جس میں کوٹری شہر، سائٹ ایریا، جام شورو اور مضافات کے کثیر تعداد میں عوام اور علماء کرام نے شرکت کی، احتجاجی مظاہرہ کا آغاز بعد نماز جمعہ (ریلوے پھاٹک چوک) ہوا مظاہرین نے کتبے اور بینرز اٹھا رکھے تھے جس پر توہین رسالت کرنے والوں کے خلاف اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا گیا تھا، مظاہرہ سے خطاب کرنے والوں میں مولانا بشیر احمد تونسوی، مولانا عبدالغفور مدنی، مولانا حافظ ظہور احمد، مولانا غضنفر ربانی، مولانا عبدالمجید بالیجوی، مولانا غلام رسول، مولانا قاری محمد شاہد، مولانا مفتی محمد عمر، مولانا حبیب اللہ، مولانا محمد عمر، مولانا عبدالصمد ریکسانی، مولانا محمد قاسم خارانی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی شامل تھے۔

تحفظ ناموس رسالت وتعزیتی کنونشن

ٹنڈوآدم (حافظ محمد فرقان انصاری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوآدم کی جانب سے ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کے خلاف متنازعہ فلم اور توہین آمیز خاکے شائع کرنے اور حضرت سید انور حسین نفیس شاہؒ کی وفات پر ایک عظیم الشان ''تحفظ ناموس رسالت وتعزیتی کنونشن'' کا انعقاد جامع مسجد ختم نبوت میں ہوا، جس کی صدارت علامہ احمد میاں حمادی نے فرمائی، کنونشن کے مہمان خصوصی وکیل ناموس رسالت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی جنرل سیکریٹری مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی تھے۔ مولانا نے ایمان افروز خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ کے بعد سب سے بڑی ہستی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اللہ کو تمام انبیاء میں رسول اکرمؐ ہی سب سے زیادہ پیارے ہیں، اللہ اپنے گستاخ کو تو ڈھیل دیتا ہے مگر اپنے نبیؐ کے گستاخ کو نہیں۔ ڈنمارک، ہالینڈ اور دیگر گستاخ ممالک نے مسلمانوں کی عزت کو للکارا ہے۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ مسلمان کیسا بھی گناہگار ہو مگر وہ بے غیرت نہیں ہوسکتا، ناموس رسالت پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنا مسلمان کی سعادت ہے، اگر ۱۹۵۳ء میں تمیں ہزار مسلمانوں نے مال روڈ لاہور کو اپنے لہو سے ناموس رسالت کے لئے رنگین کیا تھا تو اب بھی مسلمان کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ پاکستان کے اہم عہدوں پر قادیانی فائز ہیں، حکومت کا فرض ہے کہ ان منکرین جہاد کو فوج سے نکالے، انہوں نے تمام مسلمانوں پر زور دیا کہ ڈنمارک اور ہالینڈ کی مصنوعات کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس کنونشن سے حضرت مولانا احمد میاں حمادی، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مفتی حفیظ الرحمن رحمانی، علامہ محمد راشد مدنی اور مفتی محمد طاہر مکی حنفی نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کی گئیں: حکومت فوری طور پر قادیانیت نوازی بند کرے، ڈنمارک سمیت تمام گستاخ ممالک سے سفارتی تعلقات ختم کردے اور ڈنمارک کے سفیر کو ملک بدر کیا جائے، قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے، قادیانی جہاد کے منکر ہیں، اس لئے قادیانیوں کو پاک فوج سے نکال کر ان کی جگہ مسلمان افسر بھرتی کئے جائیں، گیس کمپنی میں سے قادیانی افسروں کو نکالا جائے، توہین رسالت کے جتنے مقدمات اعلیٰ عدالتوں میں التوا کا شکار ہیں انہیں سپریم کورٹ جلدی نمٹانے کے آرڈر جاری کرے اور توہین رسالت کے ملزمان کو جلد از جلد سزائے موت کا آرڈر سنائے، یہ اجتماع حکومت کی جانب سے اب تک توہین رسالت جیسے اہم مسئلے پر ڈنمارک کے خلاف چشم پوشی ہونے کی بھرپور مذمت کرتا ہے، یہ اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب حضرت سید انور حسین نفیس رقمؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے حضرتؒ کے لئے بلندی درجات کی دعا کرتا ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے حضرت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، یہ اجتماع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی درازیٔ عمر اور مکمل صحتیابی کے لئے دعا گو ہے، اللہ ان کا سایہ مجلس پر تا دیر سلامت رکھے۔

مقررین نے کہا کہ موجودہ دور میں یورپ اور اس کے ہمنوا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کر کے حضور کی شان کو کم نہیں کر سکتے، چاند پر تھوکنے والوں کا انجام زمانہ خوب جانتا ہے۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے کہا کہ ڈنمارک وہ ملک ہے جس میں گستاخانہ خاکے شائع کر کے عالم اسلام کے دل مجروح کئے گئے ہیں، ایک عالمی تجزیہ کے مطابق ڈنمارک کی ۶۴ فیصد آبادی کو اپنے والد کا پتہ نہیں اور جہاں کے ۸۰ فیصد باشندے مادر پدر آزاد اور برہنہ رہنے پر فخر محسوس کرتے ہوں ان سے خیر کی توقع رکھنا بے سود ہے۔ مولانا نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ڈنمارک اور دیگر ممالک جن میں دوبارہ خاکے شائع کئے گئے ہیں ان سے اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان ممالک کے سفیروں کو ملک بدر کر دیا جائے۔

قرآنِ پاک کے بارے میں ہرزہ سرائی پر مبنی فلم اور توہین آمیز خاکے
اہلِ مغرب مسلمانوں کی دل آزاری سے باز رہیں: مجلس تحفظ ختم نبوت

کراچی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اہل مغرب عزت و ناموس اور غیرت وحمیت سے ناآشنا ہیں۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح سرِ عام جنسی سرگرمیوں میں ملوث رہتے ہیں۔ ماں، بہن، بہو، بیٹی کا امتیاز کئے بغیر شہوت رانی کی دلدل میں غرق رہنے والے اخلاق و شرافت سے بے بہرہ ہیں۔ ان کے نزدیک اللہ و رسول کی قدر ومنزلت اور عزت وناموس کیا ہوگی؟ ہمارے آقا ومحبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر بھونکنا اور قرآن کریم کی عظمت پر ہاتھ ڈالنا ان ملعونوں اور بدباطنوں نے اپنا وتیرہ بنالیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کی شان میں ان مجہول النسل یہود ونصاریٰ کی ہرزہ سرائی ناقابل برداشت ہے، مسلم امہ کسی قیمت پر ان بدقماشوں سے سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ڈنمارک، ناروے اور دیگر گستاخ یورپی ممالک کے سفارت خانے فوری طور پر بند کر کے ان کے سفیروں کو ملک بدر کیا جائے۔ دریں اثناء اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے نائب مدیر مفتی خالد محمود نے قرآن پاک کے خلاف ہرزہ سرائی پر مبنی فلم نشر کرنے پر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا۔ اجلاس میں مولانا امان اللہ خالدی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا محمد اعجاز، مفتی عبدالقیوم دین پوری، مولانا تقی الدین شامزئی، محمد انور رانا اور مولانا فخر الزماں نے بھی شرکت کی۔

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

ICEBERG (Water Chiller)
Model: WC-HS

فلاحی اداروں کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

لائٹ ورکنگ ایریا کیپیسٹی 300 افراد کے لئے
ہیوی ورکنگ ایریا کیپیسٹی 200 افراد کے لئے
رابطہ سیل: 0333-2126720
فیکس: 021-6369077
E-mail:monir@super.net.pk

نعتِ رسول مقبول

محمد عثمان عارف نقشبندی

لیکن کوئی بھی مثلِ شہِ بحر و بر نہیں

دل میں رسول پاکؐ کی الفت اگر نہیں
ایمان وہ خدا کی قسم، معتبر نہیں

دل رو رہا ہے ہجر میں پر آنکھ تر نہیں
کیا میرے حال کی مرے آقاؐ خبر نہیں؟

آئے ہیں انبیاء تو زمانے میں بے شمار
لیکن کوئی بھی مثلِ شہ بحر و بر نہیں

سارے زمانے میں شمعِ رسالت ہے جلوہ ریز
اس نور سے کسی کو مجال مفر نہیں

ہیں بادشاہ دیں کے اشارات آج بھی
احسانِ ناشناس یہ شمس و قمر نہیں

کوئی سبیل میرے لئے بھی ہو شاہِ دیں
فرقت زدہ ہوں اور کوئی زادِ سفر نہیں

دل چاہتا ہے اُڑ کے مدینے میں جا پڑوں
افسوس ہے کہ طاقتِ پرواز پر نہیں

اب "ہوگیا" یہ حال، مجھ غم نصیب کا
بیتاب دل ہے اور قرارِ نظر نہیں

واصفؔ کو اپنے در پہ بلا لیجئے حضورؐ!
اس غمزدہ کا اب یہاں ہرگز گزر نہیں

REGD. NO. 33-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی ﷺ اکرم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دینے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ